



بار ہواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۶	چیئر مینوں کے پینل کا اعلان	۲
۶	آئین کی شق نمبر ۳۰ کا از اسلام کے تحت مشترکہ قرارداد کا پیش کیا جانا اور رائے شماری	۳
۷	وزیر اعلیٰ کا خطاب اور بعد ازاں معزز اراکین کی تقاریر	۴
۷	گورنر کا حکم نامہ	۵

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی بارہواں اجلاس مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۱۰ بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجکر پندرہ منٹ (قبل دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبد الجبار خان۔

اسپیکر صوبائی اسمبلی کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اسلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۖ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۖ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۖ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۖ تَنزِيلُ الْمَلِكَةِ

وَالرُّوحُ فِيهَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۖ سَلَامٌ هِيَ

حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۖ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ

ترجمہ :- ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ

شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار سینے سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے

انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک، امان و سلامتی

ہے۔ و ما علینا الا البلاغ

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیکرٹری صاحب موجود اجلاس کے لئے چیر مینوں کے پینل کا اعلان فرمائیں۔  
اختر حسین خان (سیکرٹری) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدے نمبر ۳ کے تحت حسب ذیل  
ارکان اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے اعلیٰ الرتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

۱۔ سردار عبدالرحمان کھتران

۲۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ

۳۔ مسٹر اسد اللہ بلوچ

۴۔ پرنس موسیٰ جان

جناب اسپیکر: رخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے۔

آئین کی آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۳) کے تحت مشترکہ قرارداد منجانب سردار بہادر خان بنگلوی  
مولوی امیر زمان شیخ جعفر خان مندوخیل بسم اللہ کا کڑ اور میر محمد اسلم بلیدی کی جانب سے پیش کی  
گئی ہے محکمین میں سے کوئی ایک اس تحریک کو پیش کرے۔

مولانا امیر زمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی میں میر جان محمد جمالی وزیر اعلیٰ پر مکمل اعتماد  
کا اظہار کرتی ہے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی جناب میر جان محمد جمالی صاحب

وزیر اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ معزز اراکین میں سے جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ  
مہربانی کر کے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

سیکرٹری صاحب شمار کیجئے۔

جناب اسپیکر: گفتی کے مطابق انتیس ۲۹ اراکین اسمبلی نے میر جان محمد جمالی کے حق میں

اعتماد کا ووٹ دیا ہے۔ (ڈیک جائے گئے)

جناب اسپیکر: تقاریر کے لئے میں معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ ہر پارلیمانی لیڈر اپنی پارلیمانی پارٹی کو دس دس منٹ اور باقی کوئی صاحب اگر یہ لانا چاہے گا تو انہیں پانچ منٹ دئے جائیں گے۔ وہ اپنے نام یہاں سیکرٹری صاحب کو لکھوائیں۔

جناب اسپیکر: لیڈر آف دی ہاؤس کچھ یہ لانا چاہیں گے

The floor is with the leader of the house

میر جان محمد جمالی: نو منتخب قائد ایوان وزیر اعلیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب اسپیکر صاحب First of all i like to seek a permission to read from the extract .

Mr. Speaker Allowed

Leader of the House . Thank You

جناب خواہشیں سوچ خیالات تو بہت ہیں خلوص بھی بہت ہے کیا پتہ اپنی زبان پر یہ لانے میں کامیاب نہ ہوں تو میرے دل کے اندر باتیں بہت ہیں ایک کوشش ہے امید ہے دوست مجھے سمجھ پائیں گے اور انشاء اللہ پھر ساتھ بھی دیں گے۔ جناب سب سے پہلے میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو بلوچستان کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور انہیں حل کرنا چاہتے ہیں اور اس مشکل سفر میں میرے ساتھ ہیں۔ آپ لوگوں نے مجھ پر اعتماد کیا ہے وہاں اپنی امیدوں کا بھی اظہار کیا ہے آئیے ہم مل جل کر وہ کام کریں جو ہم سب بلوچستانیوں اور تمام پاکستانیوں کے لئے فائدہ مند ہو۔ ہم مشترکہ خواہشوں کے مالک ہیں گو خواہ ہمارا متعلق حزب اقتدار سے ہو یا حزب اختلاف سے ہو جناب والا ابھی جو حکومت تبدیل ہوئی ہے اس میں صرف وزیر اعلیٰ ہی نیا نظر آتا ہے باقی ہم وہی لوگ وہی اتحادی اور وہی پارٹیاں جو اس سے پہلے والی حکومت میں بھی موجود تھیں

وزارت اعلیٰ کا عمدہ جو مجھے اپنے دوستوں کے اعتمادی ہی کی وجہ سے ملا ہے مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس لئے خیالی دنیا میں نہیں بلکہ ٹھوس زمینی حقائق پر مشتمل ہے اپنے معاشرے میں موجود حقیقتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے معاملات کا تعین کرنا چاہئے اور اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ ہم ایسی مخلوق حکومت میں شامل ہیں جہاں مختلف خیالات اور منشور رکھنے والی سیاسی جماعتوں کے نمائندے اپنی اپنی حیثیت میں موجود ہیں اور ان سب کی یہ خواہش ہے کہ بلوچستان کے لئے مشترکہ جیادوں پر بنائے گئے پروگرام کی حدود میں رہتے ہوئے عوام کی خدمت کریں بقول شاعر

آخری سچائی کی منزل ہے سب کے سامنے  
سب کی راہیں مختلف مگر سب کا جذبہ ایک ہے

**جناب اسپیکر:** ہم انسان ہیں ہم سے غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان کی بروقت نشان دہی ضروری ہے یہ کام صرف اراکین اسمبلی کا نہیں بلکہ تمام اصل نظر لوگوں کا جو معاشرے اور حکومت کی اصلاح چاہتے ہیں جناب والا ہم محدود دائرے میں پابند منتخب لوگ ہیں ہمارے مالیات و مسائل کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں ہماری ضرورتیں اور تقاضے نمایاں ہیں ہم کب آبادی اور وسیع رقبہ پر پھیلے ہوئے صوبے کے مال ہیں جہاں غربت اور افلاس بڑی ہے تے روزگاری اور بے روزگاری بھی ہے قدرتی ذخائر اپنا ایکسپوزیچر expositioure چاہتے ہیں وسیع اور عریض میدان اپنی زر خیزی چاہتے ہیں مگر انہیں آباد کرنے کے لئے ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ امیر صوبے کے غریب لوگ ہیں۔ اور اپنے لوگوں کی غربت ختم کرنا چاہتے ہیں یہ کہانائے تو غلط نہ ہوگا کی سیاسی حوالے سے ہماری عوام زیادہ سمجھ دار ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گفتار کے غازی ہیں اور کردار کے غازی نہیں سب حکومتیں وعدے ہی کرتی رہیں عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا۔ ابھی مثبت پہلو مقابلے کے میدان سے کافی دور کھڑے ہیں اس لئے ہمیں ایسے وعدے نہیں کرنے چاہئے جنہیں ہم پورا نہ کر سکیں وہ مسائل جنہیں ہم اپنے وسائل میں رہتے ہوئے حل کر سکتے ہیں اس کے لئے مطالبوں کی ضرورت نہیں پڑے گی اور وہ مسائل جن

کے حل کا تعلق مرکزی حکومت سے ہوگا اس کے لئے دوستی کے ساتھ اجتماعی کوشش کی جائے گی جناب اسپیکر ہمیں ان مسائل کا سامنا ہے اول انتظامی ادارہ کی جس نے نہ صرف حکومتی بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں کو بھی متاثر کیا ہے اور اس تلخ سچائی سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ انتظامی شعبے میں بے ضابطہ چالیاں ہوئی ہیں ٹرانسفر پوسٹنگ پر موشن کے سلسلے میں کمزور لوگ متاثر ہوئے ہیں اور طاقت ور اور زور آور لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے جس کی وجہ سے بددلی پھیلی ہے کام متاثر ہوئے ہیں اور حکومت سے لوگوں کا اعتماد اٹھ گیا ہے ان زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے گیا اور ملازمتوں سے متعلق ایک لیا نظام تشکیل دیا جائے گا جس سے کسی کی حق تلفی نہ ہو مجھے امید ہے کہ موثر اقدامات کی وجہ سے انتظامی ادارہ کی ختم کیا جائے گا۔

دو ٹیم بلوچستان میں اگرچہ امن و امان کی صورت حال دوسرے صوبوں سے زیادہ خراب نہیں مگر اس میں حکومتی کارکردگی سے زیادہ قبائلی نظام کا عمل دخل ہے اس لئے حکومت دعوے کے ساتھ اس پر امن صورت حال پر دعوے کے ساتھ فخر نہیں کر سکتی ہم خیالی دنیا کے لوگ نہیں ہیں مگر یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کی بالادستی قائم رکھے اور اس سلسلے میں کمزور اور طاقت کا لحاظ نہ رکھے اس سچائی کے باوجود معجزوں کی امید نہیں رکھنی چاہئے جس کے لئے پولیس سمیت تمام متعلقہ محکموں کو ذمہ دار اور جواب دہ بنایا جائے گا جناب والا

میرے دامن پر میرے خون کی سرخ کیمٹی

میرے ہاتھوں میں میرا پنا گریباں کیوں ہے

ایک ایسا معاشرہ جس میں روایتی قبائلی قوتیں ابھی تک موثر انداز میں موجود ہیں اور بد قسمتی سے باہمی قبائلی تلخیاں اپنا وجود رکھتی ہیں ان تلخیوں کو کم کرنے کے لئے قانون کے ساتھ ساتھ روایتی طریقہ کار کو بھی اصلاح کے لئے اپنانا ہوگا جو ہمارے معاشرے کی خصوصیت ہے اس لئے ہم اپنے بزرگوں اور قبائلی عمائدین اور تمام خیر خواہوں سے یہ امید رکھیں گے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں تاکہ بھائیوں کے درمیان دشمنیاں ختم ہوں دوستوں میں اضافہ ہو اس اجتماعی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے حکومت اپنے حصے کا کردار

بھر پور طریقے سے لو اکرے گی۔

برتری کے ثبوت کی خاطر خون بہانا ہی کیا ضروری تھا  
گھر کی تاریکیاں مٹانے کو گھر جلانا ہی کیا ضروری تھا

ہمیں اپنی اس تاریخی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارے صوبے میں بلوچ پشتوں  
ہزارہ پنجابی اور دوسری زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں مختلف پھولوں کے اس گلدستے میں کبھی  
کبھی منفی بل چل پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے اسباب ہیں آپ تمام دوست غولی واقف ہیں ہمیں  
بھائی چارے پن کے اس تاریخی رشتوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جو ہم سب کا مسٹر کہ انشاء  
بھی ہیں اس لئے ہمیں اپنے مائین برادرانہ اور دوستانہ رشتوں کو زنگ نہیں لگنے دینا چاہئے ہمیں  
اپنے مسٹر کہ گھر کی حفاظت کرنی چاہئے اور اس کی ترقی اور خوشحالی کے لئے مل جل کر کام کرنا  
چاہئے یہ تمام سیاسی جماعتیں اجتماعی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ بھائی چارے کی فضا برقرار رکھنے  
کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں یہ بھی حقیقت جانتے کے لئے بہت سے سوالوں کا تعلق تاریخ سے  
ہے اور بہت سے معاملات ہماری دسترس میں نہیں آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ اپنے اختیارات کی  
حد تک آپ میں سے کسی کو بھی مجھ سے گلہ نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں کچھ ذکر کرتا ہوں اس ایوان  
سے بھی دوستوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے اور ایوان کے باہر سے بھی بسم اللہ کر کے چلیں گے اور  
انشاء اللہ اس سلسلے میں سرگوروں ہونگے۔ جناب والا ترقی روزگار کی فراہمی خوشحالی کا پروگرام ہر  
حکومت کے ایجنڈے کا پہلا سوال ہے اس کے ساتھ ساتھ رشورت ستانی اقربا پروری اور  
دوسری بے ضابطہ کاریوں کو ختم کرنا ایک اچھے حکومت کی ذمہ داری ہے میں پہلے عرض کر چکا ہوں  
کہ ہم اپنے وسائل میں رہتے ہوئے ترقیاتی کوشش کریں گے ایسے عملی اقدامات کریں گے  
جس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے بے روزگاری ہم سب کا مسئلہ ہے ہماری کوشش ہوگی کہ  
تعلیم یافتہ ہنرمند اور غیر ہنرمند لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کئے جائیں جناب والا  
تعلیم اور صحت سے متعلق مسائل اپنا حل چاہتے ہیں اس سلسلے میں

نہ کوئی منزل اور نہ کوئی سمت متعین اپنی

ہم ہیں بے ربط کہانی کے ادھورے کردار

تعلیم عام ہونے کے باوجود لوگ بے تعلیم ہو گئے ہیں کچھ عرصہ وزیر تعلیم رہنے کی وجہ سے اور اس شعبے سے خصوصی دلچسپی کی وجہ سے تعلیم کی شعبے میں اصلاحات میری اولین ترجیح ہے ان کمزوریوں اور بد انتظامیوں کو ختم کیا جائے گا جس کے سبب اربوں روپے خرچ ہونے کے باوجود ہمارا معیار تعلیم بڑھنے کی بجائے کم ہوا ہے۔ پرانے کپڑے پسنے والے ارٹاٹ پر بیٹھنے والے بچے میں فرق ہے سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں میں واضح فرق کو سمجھنے کی ضرورت ہے کیا ہم میکاوی کے نظام تعلیم کی پیروی نہیں کر رہے ہیں؟ یہ ایک برا سوالیہ نشان ہے؟ مگر اس سے بڑا سوالیہ نشان یہ ہے کہ اصلاح کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہمارا تعلیم کا شعبہ بھی بدترین انتظامی اور کرپشن کا شکار ہے جس کا علاج کیا جائے گا بد انتظامی اور بد عنوانی مرتکب افراد کو معاف نہیں کیا جائے گا تعلیم کے سلسلے میں مثبت مشوروں کو اہمیت دی جائے گی اور ایماندار اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی مگر میں ایک شخص لیکن گلے ہزار مجھے اس ایوان کا بھرپور تعاون میرے لئے انتہائی ضروری ہے تعلیم کی برباد کی وجہ سے صرف نظام تعلیم ہی نہیں بلکہ ہم سب اجتماعی طور پر اس کے ذمہ دار ہیں طالب علم ٹیچرز والدین ہم سب کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے نقل کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے سفارش کا گلہ گھوٹنا چاہئے تعلیم کے سینکے میں کسی بھی قسم کی رعایت اپنے بچوں کے مستقبل کو برباد کرنے کی بات ہے ہمیں تعلیم کے سلسلے میں کوئی لحاظ نہیں کرنا س چاہئے جناب بہت سے مسئلوں کا تدارک ہو انشاء اللہ تعلیم کے شعبے میں وہی طریقہ اپنایا جائے گا اور صحت کے شعبے میں بھی۔ گھوسٹ ڈسپنسریز - Ghost Dispensaries absent -

ism Goast Schools ڈاکٹروں صاحب کا نہ جانا یہ سب چیزیں اور اس میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ڈسپنسریز کی کیا حالت ہے۔ اس میں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ ساری ادویات لوگوں پر تو نہیں اص لوگوں پر خرچ ہو جاتی ہے افسروں پر خرچ ہو جاتی ہیں۔ اور غریب لوگ دھکے کھاتے پھرتے ہیں جب بد قسمتی سے انہیں جب ادویات ملتی ہیں وہ بھی دو نمبر اس طرح جناب والا کیا ہم

اپنے ہپتالوں میں ان میں موجود سہولیات اور صحت عامہ کے مسائل سے مطمئن ہیں ہرگز نہیں یہ صحت۔ مہ کی سہولیات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔ اور یہ شعبہ بھی بد انتظامی کا شکار ہے حکومت کی طرف سے دی گئی سہولتوں کا ایمانداری کے ساتھ استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ شعبہ بھی افراتفری کا شکار ہے ہمارے تجربہ کار ڈاکٹر دیہاتوں میں جانا نہیں چاہتے ہیں اور دیہاتوں کے لوگ شہری سہولتوں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں صد افسوس کہ ہمارے پاس منصوبہ بندی کے باوجود وسائل کی کمی ہے اگر دستیاب وسائل کو بھی ایمانداری سے خرچ کیا جائے تو کسی حد تک عام آدمی کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے اس شعبہ میں بھی انتظامی انار کی نظر آتی ہے اور بد انتظامی کی سبب عام آدمی متاثر ہوا ہے اس لئے اس شعبہ میں بھی اصلاحات کی کوشش کی جائے گی۔ اپنی مجبوریوں کیلئے میں کیا کموں بے بسی دیکھی ہے۔

جو شجر سوکھ گیا وہ ہر کیسے ہو؟

صوبائی خود مختاری پر ہماری اسمبلی پہلے ہی قرارداد پاس کر چکی ہے جناب اسپیکر ہماری کوشش ہوگی ہم مشترکہ موقف کے ساتھ دوستانہ ماحول میں مرکزی حکومت کو ان قرارداد پر عمل درآمد کیلئے آمادہ کریں اور ہمیں یقین ہے کہ ملک میں موجود چاروں صوبوں کے عوام کے درمیان برادری اور تعلقات مزید فروغ حاصل ہوگا اور اس پر سارے دوستوں اور بھائیوں کو ساتھ لے کر عمل ہوگا جو میرے ساتھ ٹریڈیٹرز پر ہونگے یا وہ حزب اختلاف کے ساتھ ہونگے سب بھائیوں کو ساتھ لے کر ان چیزوں کو حاصل کرنے بھرپور کوشش کی جائے گی بہت نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ جناب اسپیکر اسلام سے محبت کے سلسلہ میں کسی کے ذہن میں کوئی بھی سوالیہ نشان نہیں ہونا چاہئے اس سلسلہ میں سیرت رسول ﷺ پر ہمیں عمل کرنا ہوگا۔ قرآن پاک آسمانی کتاب ہے اور مکمل ضبط حیات ہے ہمارا رہبر اور رہنما ہے قرآن پاک میں زندگی کے پہلو پر ہم سے بات چیت کی ہے اور حکم جاری کیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسانیت کی فلاح حاصل کرنا ہے تو نہ صرف قرآن پاک کا پیغام ہمیں ماننا ہوگا۔ بلکہ اس کی تبلیغ اور پورا ہر مسلمان کا فرض ہے ہم قوانین بناتے ہوئے یقیناً اسی کتاب قرآن حکیم سے رہائی حاصل کریں گے

زندگی بسر کرتے ہوئے اس کے اصولوں کی عملی نفاذ کی راہ اختیار کریں گے قرآن پاک ہمارا  
 ضامن ہی نہیں محافظ بھی بنے گا اس میں وعدہ کی بات نہیں یہ تو تمام مسلمانوں کا عہد ہے کہ وہ اس  
 سے نہ صرف اپنی زندگی کیلئے نظام بنائیں بلکہ سارے عالم کے لئے اسے رہنما بنائیں مجھے بہت  
 خوشی ہے کہ جمعیت علماء اسلام جو ہماریء ساتھ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بہت سے  
 صاحب بصیرت علماء بھی ہیں اور وہ اس سلسلہ میں مجھے بھرپور مدد بھی فراہم کریں گے میری یہ  
 دعا اور کوشش ہے کہ میں اسلسلہ میں کوئی کوتاہی نہ کروں جناب اسپیکر میں نے کوشش کی ہے تمام  
 اجتماعی مسائل جن کا ہم سب کو سامنا ہے اپنی ترجیحات کا اور ان مسائل کے حل کیلئے اپنے  
 خیالات کا واضح اظہار کروں مجھے امید ہے کہ ایوان میں موجود میرے دوست اور ساتھ میرے  
 نکتہ نظر کو سمجھ گئے ہونگے اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل جل کر ان مسائل کو حل کرنے کیلئے  
 مشترکہ کام کریں اور اس سلسلہ میں مجھے یہ بھی امید ہے کہ حکومت میں شامل میرے رفقاء  
 اس ایوان کے تمام سیاسی جماعتوں خواتین کی انجمنوں محنت کش تنظیموں طلباء تنظیموں  
 صحافیوں اور دانشوروں سے میں یہ امید رکھوں گا کہ ایک اچھے حکومت کے قیام اور عوام کے مجموعی  
 فلاح و بہبود اور ترقی کیلئے کئے جانے والے اقدامات کیلئے میری مدد کریں گے اور میرا ساتھ دینگے  
 ۔ جناب اسپیکر آخر میں میں وزیراعظم پاکستان میں نواز شریف کا پاکستان مسلم لیگ کا اپنے پارلیمانی  
 گروپ کا اور سب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ پہ اعتماد کیا اور میں کوشش کروں گا کہ میں اس  
 اعتماد پر پورا اتروں گا اس کے ساتھ ساتھ میں اس ایوان کے ساتھیوں کا میں دوبارہ ذکر کرنا چاہتا  
 ہوں۔ اس میں پشتون خواہ فی این پی کے ساتھی جمعیت کے ساتھ فی این ایم کے ساتھ پیپلز  
 پارٹی کے ساتھ سب نے میرے اوپر بھرپور اعتماد کیا جناب اسپیکر میرا مزاج ہے طبیعت ہے کہ  
 بغیر مشاورت کے میں کنبی کام کرتا نہیں۔ اور میرے جو اپوزیشن کے ساتھ ہیں اور وہ بھی یہ  
 یقین رکھیں سردار اختر مینگل صاحب ہوں اسلم کچھی صاحب، معیار مری اور پرنس موسیٰ خان  
 اس کے علاوہ تارپنڈ کو بھی ساتھ لے کر چلوں۔ ان کے بھی مشورے لوں جب میں مشوروں پر  
 عمل کر رہا ہوں تو ان سے بھی توقع کروں گا کہ وہ میرا ساتھ دے کے اور کسی کو بھی یہ احساس نہ

ہونے دوں کہ وہ مجھ سے علیحدہ ہیں میں نیک نیتی کے ساتھ خلوص کے ساتھ ارو آپ کے اعتماد کے ساتھ بسم اللہ کرتے ہیں۔ آئیے سب مل کر آگے بڑھیں بلوچستان کے مسنیلوں کی نشاندہی تھوڑی بہت میں نے کی ہے میں ہر قدم پر ضرورت پڑے گی آخر میں جناب اسپیکر: اس ایوان کا اور اس ایوان میں موجود ہر شخص کا شکر گزار ہوں جنہوں نے سنا میری حوصلہ افزائی ہوئی میری سوچ یہ ہے کہ

شاید کہ کوئی بروہنہ پا ہو ترے چہرے

جاتے ہوئے اس راہ کو کانٹوں سے نہ بھر جائے

بہت شکریہ

جناب اسپیکر: یہ تو میری تقریر تھی میں یہاں پر دو بیوروں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو اسمبلی کا سیشن الاؤنس اسمبلی کے دوستوں ساتھیوں اور رکنوں کیلئے بحالی کا اعلان کرتا ہوں کہ ان کو دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں کے مشوروں سے کل ۱۴۔ اگست پاکستان کی آزادی کا دن اور رات سب قیدیوں کیلئے دو ماہ کی ڈیپریٹیم ان کیسوں کے علاوہ جن میں اجازت نہیں ہے دو ماہ کی قید کی کئی کرنے کا اعلان کرتا ہوں بہت شکریہ

جناب اسپیکر: بہت شکریہ قائد ایوان صاحب میں میرا سر اللہ سے گزارش کرونگا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

میرا سر اللہ خان زہری: جناب اسپیکر مجھ سے پہلے میرا پارلیمانی لیڈر بات کرے گا اس کے بعد میں بات کرونگا سردار بہادر خان بنگلوی صاحب میرے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب اسپیکر: جناب بہادر خان بنگلوی صاحب ار ساد فرمائیے۔

سردار بہادر خان بنگلوی: بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر صاحب معزز اراکین اسلام علیکم لیڈر آف ری ہاؤس نے اپنی ترجیحات اور پروگرام

اور جن کافروں کی طرف نشاندہی کی ہے اپنی جگہ اہم ہیں ہم دعا کرتا ہے ہیں کہ وہ اپنے پروگرام میں کامیاب اور سرخرو ہوں لیکن ایک اہم مسئلہ جو امن و امان کا ہے اس کی طرف میں کچھ بولنے کی جسارت کرونگا اس طرح تو زندگی کی جدوجہد ہمارے ملک ہمارے صوبہ میں تشنہ عمل جدوجہد کی ضرورت مند ہے کسی بھی جگہ کسی بھی زندگی کے پہلو پر آپ نظر ڈالیں گے تو آپ کو لوگوں کی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے کوئی خاطر کو اہ تسلی خوش جواب نہیں ملے گا کیونکہ میں معاشرے میں جتنی بھی برائیاں ہیں اس میں ہم سب شریک ہیں انتظامیہ اور ہم سب لوگوں کا ان برائیوں میں ہاتھ ہے میں یہ کہنے کی جسارت کرونگا لیکن امن و امان ملک اور ایک صوبے کے لئے ایک اہم مسئلہ ہے جس کی طرف میں سی ایم صاحب کی خاص توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس میں جب تک مصلحتوں سے کام لیا جائے گا اس وقت تک امن و امان کی صورت حال کسی صورت میں ہونا خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہونگے۔

جناب اس سلسلے میں آپ کو کسی مصلحتوں کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے جہاں برائی کی نشان دہی ہوگی جہاں قتل و غارتگری ہوگی ملازموں کی نشان دہی بلا تفریق آپ کو ان پر ہاتھ ڈالنا ہوگا اگر آپ کسی طرح سہتہ حکومتوں کی طرح مصلحت آمیزی سے کام لیں گے تو کبھی بھی امن و امان کی صورت جو ہے اس کے نتائج خاطر خواہ برآمد نہیں ہوں گے اس لئے اس صورت میں آپ کو کسی مصلحت آمیزی کی ضرورت نہیں ہے۔ برے سے بڑے آدمی بھی اگر اس میں ملوث ہیں آپ کو اس پر ہاتھ ڈالنا ہوگا۔ ان کے خلاف قانون کا عمل درآمد ضرور کرنا ہوگا، تب جا کر امن و امان کی صورت خاطر خواہ ہوگی ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان میں امن و امان کی صورت بہتر ہے لیکن اگر آپ لبادی کی نسبت سے دیکھیں گے تو آپ کو یہ مفروضہ بھی غلط چاہت ہوگا جہاں لاکھوں اور کروڑوں آدمی ایک صوبے میں رہتے ہیں تو ان کی جرائم دیکھیں آپ کو ہی صورت نظر آئے گی جیسے دوسرے صوبوں میں امن و امان کی صورت خراب ہے اس طرح بلوچستان میں بھی خراب ہے باقی جہاں تک ہامری تعاون اور عمل کی ضرورت ہے انشاء اللہ اپنے لیڈر آف دی ہاؤس کو ہر طرح سے یقین دہانی کرتے ہیں کہ ہم ہر جگہ ہر مقام پر آپ کے ساتھ رہیں گے۔ اور

کسی صورت میں اس کے عمل اور اس کے جدوجہد میں ہماری طرف سے کو تاہی نہیں ہوگی میں اس کی دوبارہ یقین دہانی کراؤں گا اور ان کو دوبارہ مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے آج اعتماد کا ووٹ حاصل کیا ہے۔

جناب اسپیکر: ملک محمد سرور خان کاکڑ

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب اسپیکر شکر یہ آپ نے مجھے اس موقع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جناب اسپیکر آج کے اس اجلاس میں جس میں ہم نے ابھی قائد ایوان پر اعتماد کیا ہے۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہمارے قائد ایوان ایک نوجوان ہیں اور لوگوں میں میل جو زیادہ رکھتا ہے اور یقیناً اس تک عوام کی رسائی غریب لوگوں کی رسائی جی اور اس میں بہت آسانی پیدا ہو جائے گی جناب اسپیکر جہاں تک آپ کو معلوم ہے کہ جمہوریت حقیقتوں کا اور رویوں کا نام ہے یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے صوبے میں اس معزز ایوان کے اراکین کے ساتھ جو گزشتہ وزیر اعلیٰ کا رویہ رہا ہے یا اس سے بہت سے پہلے وزیر اعلیٰ کا رویہ بھی اپنے اراکین کے ساتھ اتنا خوشگوار اور اچھا نہیں رہا ہے یہ اچھے باتیں تو ہم سب کرتے ہیں جب ہم لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو اچھے باتیں کرتے ہیں جب ہم لوگ عمل کرتے ہیں تو اس کی بالکل نفی کرتے ہیں تو میں اپنے دوست کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدایا کو تو فیق دے کہا آپ نیکی کے اور اچھے کام کریں یعنی مجھے بھی یاد ہے کہ ایک ہمارے صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں اپنے افسروں سے دھماکانے کی کوشش کی ہے کتنا افسوس کا مقام ہے کہ اس معزز ایوان کے منتخب وزیر اعلیٰ اگر ابھی تک یہ سوچ رکھتا ہے کہ اب ہم لوگ ایسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے منتخب نمائندوں کا خصوصاً جو اوپر آجاتے ہیں ان کا رویہ اپنے معزز اراکین کے ساتھ یہ ہو تو آج خود بتائیں کہ ایک عام آدمی اور غریب آدمی کے لئے کیا ہوگا آپ خود سوچیں یہ افسوس کا مقام ہے کہ اتنی سیاست میں ہوتے ہوئے بھی اور اس معزز ایوان کا رکن ہوتے ہوئے بھی جب اس قسم کی لوگ کوششیں کریں اور اپنے معزز اراکین

کو دھمکائیں سرکاسری افسروں کے ذریعے کتنا افسوس کا مقام ہے جناب اسپیکر جب تک کسی بھی معزز ایوان میں اس معزز اراکین اسمبلی کا عزت اور وقار نہ ہو میرے لئے وہ اسمبلی بے کار ہے میں اس معزز ایوان کو جس کے ہم معزز اراکین سمجھتے ہیں میں اس کا ممبر نہیں سمجھتا کیونکہ اکثر یہ ہوا ہے کہ جب بھی ہمارے قائد ایوان یا وزیر اعلیٰ منتخب ہوتے ہیں ایک چھوٹی سی کابینہ جس کو کچن کینٹ کہتے ہیں وہ اس کے جال میں پھنس جاتا ہے اور باقی اس ایوان کے لوگ اسے بھول جاتے ہیں یہ ایک افسوس ناک رجحان ہے جو ہمارے ملک کی سیاست میں ہے خصوصاً ایک جمہوریت کے حوالے سے یہ بہت ہی انتہائی خطرناک صورت حال ہے اسی چیزوں نے جمہوریت کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ جو عوام سے دور ہو جاتے ہیں اور پانے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لئے چند لوگوں کے جال میں پھنس جاتے ہیں اس کی وجہ سے وہ اس کا جو نقصان ہے وہ جمہوریت کو ہے وہ عوام کو ہے وہ لوگوں کو ہے لیکن اس کو کوئی نہیں سمجھتا ہے لیکن کوئی اس کو دیکھتا نہیں کہ ہم ایک طرف تو جمہوریت کی تعریفیں کرتے ہیں۔ کہ جمہوریت اسمبلی اور آئین ہونا چاہئے لیکن جب ہم منگتے ہوتے ہیں ہمارے کردار بالکل اس کے برعکس ہوتے ہیں ہم نے آج تک اس معزز ایوان کے توسط سے غریب لوگوں کے لئے کوئی کان نہیں کیا ہے ہم نے غریبوں کے لئے کوئی کام نہیں کیا مدد نہیں کی ہم نے غریبوں کی کبھی عزت نہیں دی جو ہمیں بڑا افسوس ہے ہم اس معاشرے اور اس کلچر کے لوگ ہیں کوئی نہ کسی سے کم ہے اور نہ کوئی کسی سے بڑا ہے برافضاً اللہ کی ذات ہے باقی سارے انسان برابر ہیں جو کوئی شخص انسان کی عزت کرے مجھے بڑا ادنیٰ دکھ ہو جاتا ہے۔ انسان مجبور ہے تکلیف میں ہے اور یہ ہمارے موجود معاشرے کے کرتوت ہیں۔ جیسے سردار بہادر خان صاحب نے فرمایا وہ بھی ہمارے سامنے ہیں ہم تکبر کی سیاست میں ہیں کبھی ہم نے نہیں سوچا ہے کہ ہم ان مجبور اور یریب لوگوں سے پیار محبت کی بات کریں یہ کبھی ہنسنے نہیں سوچا ہے ہمیں چند لوگ اپنے جال میں پھنسا دیتے ہیں اور پھر اس دکے اوپر جب کوئی معاملہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ میں نے اپنے دور میں اپنے لوگوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ یہ ایک افسوس ناک رجحان ہے میں جان جمالی صاحب سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ اپنے رویے کو مثبت

رکھے اور اپنے لوگوں کی عزت کرے چاہے وہ حزب اختلاف سے ہوں۔ چاہے وہ حزب اقتدار سے  
 ہوں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ ان سے مشورے کرنے چاہئے چاہے وہ اپوزیشن کا کردار ادا کر رہا  
 ہے وہ بھی اس جمہوریت کا حصہ ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے اسی طرح جیسے ہم لوگ آج حکومت  
 میں بیٹھے ہیں حکومت کرنا چاہتے ہیں اسی طرح جو دوسری طرف والے لوگ آج حکومت میں بیٹھے  
 ہیں حکومت کرنا چاہتے ہیں اسی طرح جو دوسری طرف والے لوگ ہیں وہ بھی جو ہماری کمزوریا  
 ہیں ہماری خرابیاں ہیں جو ہمارے نقائص ہیں ان پر وہ اس معزز ایوان میں بحث کرتے ہیں بات  
 کرتے ہیں اور عوام کے سامنے ایک چیز لاتے ہیں یہ دونوں طرف چاہے اپوزیشن ہو چاہے  
 حکومت ہو یہ قائد ایوان پر لازم ہوتا ہے کہ وہ سب کے لئے عزت اور وقار اور جو ان کے  
 مسائل ہیں مشکلات ہیں ان کو دیکھے ان کو سمجھے اور ان کو حل کرنے کی کوشش کرے کسی کو اس  
 لئے نقصان دینا یا کسی کو اس لئے بے عزت کرنا یا کسی کو اس لئے ڈس لفٹ کرنا کہ وہ ایک حق کی  
 بات کرتا ہے۔ لہذا اس کی بات نہیں سنی جاسکتی ہے تو یہ میرے خیال میں بہت کمزور لوگ ہوتے  
 ہیں جو لوگوں کی حقیقتوں کا سامنا نہیں کر سکتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ ہمارے موجودہ قائد ایوان  
 جیسا کہ انہوں نے ابھی تقریر میں کہا کہ میں تھیوں کا مقابلہ کروں گا اور حقیقتوں کو سمجھوں گا  
 جب کوئی شخص حقیقت سے بھاگے گا وہ اس ملک کے مسلمان نہیں حل کر سکتا ہے یہ ہمارے ملک کے  
 نظام کی خرابی ہے کیا اس تک ہم لوگ یا اپنے لوگوں کی جو جاہل بات ہے وہ نہیں سن سکتے یہ کتنا  
 افسوس کا مقام ہے کہ موجودہ حکومت نے ہم ممبران اسمبلی کے لئے مختلف قوانین پاس کئے ہیں  
 اور وہ ان قوانین کو رسی میں باندھنا چاہتے ہیں کتنا افسوس کا مقام ہے اگر کوئی وزیر اعظم یا وزیر  
 اعلیٰ اچھے کام کرے تو ان کا کون مخالف ہو سکتا ہے لیکن چونکہ وہ اچھے کام کرے تو ان کو کون  
 مخالف ہو سکتا ہے لیکن چونکہ وہ اچھے کام کر نہیں سکتے ہیں تو پھر وہ لوگوں پر رسیاں باندھتے ہیں کہ  
 ڈسپلن ہو گیا۔ فلاں چیز ہو گیا یعنی آپ کو اسمبلی سے نکال دو ممبر شپ سے نکال دو بس اس پر خوش  
 ہوتے ہیں میرے خیال میں کسی معزز رکن کے ساتھ اس کے خلاف قوانین بنانا میں یہ کہتا ہوں  
 کہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ لوگوں کو شعور کا حق ہونا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا قائد ایوان

بہت سے معاملوں میں غلط فیصلے کرتا ہے تو میں اس کی پابندی کیوں کروں یہ ہر معزز اراکین کا حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنی بات کے لئے حقیقت کے لئے سچائی کے لئے کوئی چیز سامنے لائے کو اس کو قبول کرنا چاہئے ہو سکتا ہے وہ غلط ہو اس کو سمجھانا چاہئے پیار محبت سے سمجھانا چاہئے یہ غلط طریقہ ہے کہ جناب جیسے ہمارے ایس ایچ او صاحبان کی طرح ذمہ لگاؤ۔ ہمارے وزیر اعظم صاحب ہمارے جمہوری ادارے اسمبلی کے توسط سے منتخب ہونے والے لوگ وہ بھی وہی ایس ایچ او کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** کا کڑ صاحب نام کا خیال رکھئے گا۔ مہربانی

**ملک محمد سرور کان کا کڑ:** جناب میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے عرض کروں گا کہ انکو ایک ایس ایچ او کا کردار نہیں ادا کرنا چاہئے اور نہ اس کے وقت میں نہ ایسے کوئی قوانین انے چاہئے کہ جس سے اس کے ممبروں کو پابند رکھا جائے۔

**جناب اسپیکر:** شکر یہ۔ آپ نے اور بولنا ہے آپ کو بارہ منت ہو گئے ہیں۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اسپیکر جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے اسمبلی کے باہر بہت سے الزامات اپنے منتخب لوگوں پر لگائے جاتے ہیں اور یہ جو سلسلہ ہے موجودہ نظام کے لئے بہت نقصان دہ ہے کہ جو لوگ جب حکومت سے چلے جاتے ہیں تو پھر ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے کرپشن کیجے اور یہ کیا ہے وہ کیا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے جمہوری عمل میں کہ مہم جوئی شروع ہوئی ہے وہ بھی اس کرپشن کا نتیجہ ہے اگر ہمارے اس معاشرے سے ہم ایک دن کرپشن دور کر دیں تو میرے خیال میں ہم بہت اچھے فیصلے بھی کر سکتے ہیں۔ بہت اچھے کام کر سکتے ہیں لیکن یہ افسوس کا مقام ہے جناب اسپیکر: گزشتہ دنوں ہمارے چند لوگوں نے کہا کہ جناب یہاں سوٹ کیسوں کی سیاست ہو رہی ہے۔ اور اتنے الزامات اسی معزز اراکین لگائے گئے ہیں یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے لوگ منتخب ہوتے ہیں ان کے

سامنے صرف کرپشن کی بات ہے اور کوئٹہ نہیں ہے یعنی آپ سوچیں کہ اس صوبے میں اگر اکثر کروڑ روپے اسمبلی مینٹ ہو جائے اور اتنے ڈیڑھ سال میں اور یہ باتیں ہم عوام میں کریں تو لوگوں کا اس نظام پر جمہوریت پر اعتماد تو اٹھ رہا ہے لوگوں کا آپ کو پتہ ہے کہ پچھلے الیکشن میں بیس فی صد لوگوں نے ووٹ نہیں ڈالا ہے یعنی کتنا افسوس کا مقام ہے۔

جناب اسپیکر ملک صاحب ناظم کا خیال رکھیں۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب اسپیکر ان اچھے باتوں کے لئے ناظم دیا کریں یہ معزز ایوان ہے یہاں کوئی ایسی باتیں جو کرنی ہیں ہم نے بہت سی بات کرنی ہیں ہمارے پاس وقت بہت ہے ہم لوگ وقت کا احترام نہیں کرتے۔ بلکہ پاکستان میں ہم لوگ اتنے بے گار ہیں میں کہتا ہوں کہ یہاں سے وقت کو ایک سوٹ کریں۔ باہر کے لوگوں کو وقت دیں کیونکہ ہمارے پاس تو وقت ہے ہمارے پاس اور کیا ہے۔ جناب اسپیکر: یہ بھی آپ پر لازم آتا ہے کہ جو اسپیکر صاحب حکم دے اس کی تعمیل کریں۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ:** جناب میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ یہ کتنے افسوس کا مقام ہے میں جناب قائد ایوان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ جو موجودہ حالات میں جو الزامات لگائے جا رہے ہیں اس کے لئے ایک اسپیشل پٹار لیمانی کمیٹی مقرر کریں۔ اور اس بات کا -tho roughly investigation ہونا چاہئے۔ اسی معزز ایوان کے معزز اراکین کے ذریعے ایسی ہی لوگوں کے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں ہو رہی ہیں وہ دور ہو سکیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے چاہے الزام لگانے والے خالی الزام لگاتے ہیں تو بھی بری بات ہے اگر کسی نے واقعی یہ کام کیا ہے تو یہ بھی بری بات ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا مجھے افسوس ہے کہ ہمارے منتخب وزری اعلیٰ جان جمالی صاحب نے ان الزامات کے لئے کوئی اسپیشل کمیٹی کا اعلان نہیں کیا ہے اس کے لئے ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جائے تاکہ یہ جو ہمارے عوامی نمائندوں میں ایک کرپشن کا تاثر پھیلا ہوا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے زائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے نمائندوں کے خلاف کارروائی

ہونی چاہئے اور ان کو عوام کے اسمنے لانا چاہئے اگر یہ چیزیں ہم نہیں کریں گے تو ہمارے اوپر عوام کا اعتماد تو اٹھ گیا ہے لوگ ہمیں ووٹ نہیں دیتے ہیں لوگ سسٹم میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں اور اس طرح سے آپ کے آرڈر کا کوئی پابند ہی نہیں ہے بلکہ جو آدمی آئے اور یہاں سے پھر اٹھ کر چلے گئے یہ بہت افسوس کا مقام ہے آپ اس کے لئے ایک اسٹیشن پار لیمنٹی کمیٹی کا اعلان ہونا چاہئے تھا اور وہ تمام الزامات کی انکوائری ہونی چاہئے اور میں جناب سردار اختر مینگل صاحب کی اس بات کی بھی تائید کرتا ہوں کہ ۱۹۵۸ء سے اس تمام باتوں کا باقاعدہ احتساب ہونا چاہئے اگر ہم احتساب نہیں کریں گے تو یہ حقیقت ہے کہ اسے لوگ کا اعتماد اٹھ گیا ہے اور ہم عوام کے منتخب نمائندے نہیں کہلائے جاسکتے جو قوم کے نمائندے جس فیصد دونوں پر منتخب ہوں وہ عوام کے منتخب نمائندے نہیں ہوتے ہیں لہذا میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان چیزوں کا نوٹس لیں۔ جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے مسائل ہیں مشکلات ہیں اس صوبے میں کہ عوامی فلاح بہبود کے لئے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی ہے کوئی لجنیشن نہیں ہو رہا ہے۔ بس یہاں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ وقت کم ہے اور وقت صرف اس لئے کم ہے خالی بات کرنے کے لئے بھی اجازت نہیں ہے ہمیں جناب والا لجنیشن کرنا چاہئے میں قائد ایوان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معزز ایوان میں لجنیشن لائیں قانون سازی کریں جو بھی مسائل ہیں یا اختلافات ہیں وہ صرف اس بات پر ہیں کہ یہاں سے صرف ایک directive ایشو ہو یہ صوبہ ہے یہ ملک ہے اس کو Directive پر نہیں چلانا چاہئے اس کو آپ لجنیشن کریں قانون لائیں یعنی یہ کتنا افسوس کا مقام ہے کہ کسی کے کہنے پر کہ جناب جتنے لوگ نوکریوں میں ہیں یا نہیں ہے ان کو ہر مہینے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں حاضر ہونا پڑتا ہے اور وہ پانچ پڑتال کراتے ہیں شناختی کارڈ لاتے ہیں پیسے ضائع ہوتا ہے غریبوں کا وفاق ضائع ہوتا ہے اور ان کے دو ہزار روپے تنخواہ ہوتے ہیں اس میں لوگ روزانہ ڈپٹی کمشنر کے یکجہاں یوں میں چکر لگائیں اور ان کی تنخواہیں خزانے سے مل رہے ہیں یہ بہت افسوس کا مقام ہے یا کیوں ہے اگر کوئی آدمی کام نہیں کرتا ہے تو اس کے لئے قانون بناؤ اور اس کو نکال دوں یہ تو نہیں

کہ ساری دنیا ہر مینے آکر کے لوگوں کے جیبوں میں پیسے چھینک دو اور کیا نام ہے لوگوں کی بے عزتی کروں لوگوں کی عزت نہ کرو کس مکمل کا بھی تو جمہوریت ہے یہ ملک پاکستان عوام کے لئے بنا ہے یہ ملک عوام کی عزت و احترام کے لئے بنا ہے یہ چند لوگوں کے لئے نہیں بنا اور نہ چند لوگوں کا ملک ہے یہ عوام کا مکمل ہے اس میں غریب آدمی کی عزت ہونی چاہئے عام آدمی کی عزت ہونی چاہئے جس کے خلاف کوئی allegation اس کو باقاعدہ چارٹیٹ کر کے عدالت لے جائیں اور اس کو نوکری سے نکال دیں لیکن یہ روز لوگوں کو عدالتوں میں لانا لوہے کے گھاروں میں لانا اور رش کرنا یہ کوئی اچھی بات نہیں یہ خالص directives پر وزیر اعلیٰ کے دفتر سے

جناب اسپیکر: ملک صاحب آپ کے ہاؤس میں تیرہ ساتھی باقی ہیں ان کو بھی بولنا ہے

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب ٹھیک ہے ہم بات کر رہے ہیں یہ پہلا موقع ہے کہ ڈیڑھ سال کے بعد میں بول رہا ہوں

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر

جناب اسپیکر: جناب

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: ملک سرور خان کو چاہئے کہ وہ ٹائم کی پابندی کریں باقی اراکین کو بھی بولنے کا حق دیں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ خود اعتراف تو کرتے ہیں مگر وہ جوش خطامت میں بول رہے ہیں کچھ تھوڑی سی مہربانی

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اسپیکر میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ Directive کا وقت ختم ہو چکا ہے اب وقت آگیا ہے قانون سازی کا قانون پر آپ لوگوں کو لچائیں قانون کا احترام کروائیں اور قانون کے طریقے پر چلیں تو ہمارے یہ جتنے بھی مسائل اور مشکلات ہیں میں

آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو ہم کم کر سکتے ہیں اور ایک اچھا سسٹم دے سکتے ہیں جناب اسپیکر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور قائد ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ انہیں یہ توفیق ہو کہ وہ بھی ایک مخصوص جال میں نہ پھنسیں کیوں کہ اسکے ارد گرد بہت سے مگر مجھ پھرتے رہتے ہیں

I give the floor to MR. Mir Mohammad Aslam Buladi

**میر محمد اسلم بلیدی :** جناب اسپیکر اور معزز اراکین اسمبلی میں اپنی اور اپنی پارٹی کی جانب سے میر جان محمد جمالی کو نو منتخب وزیر اعلیٰ منتخب ہونے اور اعتماد کا ووٹ لینے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک دیتا ہوں اور اسی امید کے ساتھ کہ وہ بلوچستان کو صدیوں پر محیط اپنیوں اور غیروں کے ظلم زیادتیوں سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کریں گے جناب اسپیکر جب ہم اس ملک کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ورق ورق پر ہمیں قومی اور طبقاتی نظر آ رہا ہے گو کہ اس ملک کی مختصر تاریخ طبقاتی اور قومی ٹر پر مشتمل ہے یا ان پر حکمرانوں نے شروع سے ہی عوامی خواہشات کو عوامی ضرورت کو صرف اپنی کرسی کی خاطر یا اپنے اقتدار کی خاطر یا اپنی کرسی کو دوام بخشنے کی خاطر طول دیا اور ہمیشہ عوامی مسائل سے چشم پوشی اختیار کی جناب اسپیکر اس ملک میں پہلے ہی یعنی اس ملک کے قیام سے پہلے یا قیام کے بعد دو قومی نظریہ کا سہارا لیکر یہاں پر صدیوں سے آباد قومیوں کی وجود سے انکار کیا گیا اور ان کی تاریخ، ثقافت، زبان Irritate سب کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی گئی اور دو قومی کا نظریہ کا سہارا لیکر ایک قوم کی بالادستی قائم کر کے چھوٹے قومیوں کا استحصال کیا گیا جو آج تک جاری و ساری ہے جناب اسپیکر اس کے نتیجے میں ہمارے آقا کو ہم سے بڑے بھائی تو نہیں کہہ سکتے شاید وہ اپنے بھائیوں کے حد تک ہمیں نہیں سمجھتے ہمارے اور ان کے درمیان غلام اور آقا کا رشتہ ہے تو اس زیادتی کے نتیجے میں ہمارے آقاؤں کے حصے میں وہ سب کچھ آگئے وہ دنیا کی جدید ترین سہولیات سے مستفید ہو گئے ہیں لیکن جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں چھوٹے قومیوں کے طرف دیکھتے ہیں تو ان کے حصے میں بھوک افلاس بے روزگاری جہالت غربت گو کہ دنیا کی ساری مسائل و مصیبت ان کے گلے میں پڑی ہے جناب اس بڑی زیادتی اور کیا

ہو سکتی ہے کہ دنیا کی قومیں بشمول ہمارے آقا کیسویں صدی میں بڑے شان سے جانے کی تیاری کر رہے ہیں جبکہ دوسری طرف ہمارے بلوچستان والوں کو جلی جیسے چھوٹے سہولت میسر نہیں اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اگر اس ملک کو بین الاقوامی سطح پر اہمیت ہے تو ساحل بلوچستان کی وجہ سے ساحل مکران کی وجہ سے لیکن اس خطے میں رہنے والے اور بین الاقوامی سطح پر اہمیت رکھنے والے لوگ ابھی تک دنیا کی تمام سہولتوں سے محروم ہیں اس سے اور بڑی زیادتی کیا ہو سکتی ہے جب ہم بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی یہ اینٹی پاکستان ہے یا اینٹی پنجاب ہے ہم کسی کے مخالف نہیں ہم ساری انسانیت کو اپنا دوست سمجھتے ہیں ہم کسی سے نفرت نہیں کرتے لیکن ہمیں بھی جینے کا حق دیا جائے جو ہمارے ملک میں ہمارے وطن میں نہیں مل رہا اگر یہ بات غداری ہے تو ہم غداری کی صفوں میں شامل ہیں جناب اسپیکر اس ملک کی پچاس سالہ تاریخ میں ہمارے مکران ڈویژن میں پچاس کلو میٹر روڈ نہیں بنا جبکہ وہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جی ٹی روڈ موجودگی میں موڑے بنتا ہے ٹریڈ کی موجودگی میں دوسرے ٹریڈ سٹے ہیں اور باقی روڈوں کی موجودگی میں ریگ روڈ بنتے ہیں جب بات ہماری آتی ہے تو کہتے ہیں کہ جی فنڈز نہیں کہتے ہیں ہمارے پاس پیسہ نہیں آپ صبر کریں پچاس سالوں سے ہم نے صبر کیا پچاس سال ہم نے صبر میں گزارے ابھی مزید صبر کرنے کی سکت نہیں رہی جناب اسپیکر اب میں اپنے علاقے کے مسائل کی طرف آتا ہوں مکران ڈویژن کے گذشتہ تیس چالیس سالوں سے ہمسایہ خلیج ملکوں میں جا کر محنت مزدوری کرتے اور اپنے خاندانوں کی کفالت کرتے ہیں اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے لیکن بد قسمتی سے گذشتہ تین چار سالوں سے یہ روزگار کا دروازہ بھی ہمارے لوگوں کے لئے بند ہو گیا ہے اور زرعی نظام پہلے سے ہم کہتے ہیں اتنا مضبوط نہیں انفار سٹیج نہ ہونے کی وجہ سے زرعی سسٹم وہاں مضبوط نہیں تھا لیکن رہی کاشت گذشتہ طوفانی سیلابوں نے پورا کئے تو مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وزیراعظم پاکستان تخت لاہور کے بادشاہ میاں محمد نواز شریف جب ترمٹ تشریف لائے تو انہوں نے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کیا تھا اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار اختر جان مینگل نے اپنی جانب سے ساٹھ لاکھ کا اعلان کیا لیکن ان پیسوں کا کوئی پتہ نہیں۔ ا

سکا جو اب سابقہ چیف منسٹر صاحب بہتر دے سکتے ہیں کہ وہاں سے پیسے نہیں ملے یہاں ہمارے  
 عوامی نمائندوں نے خرد برد کئے جو اس وقت کے گورنمنٹ میں تھے تو یہ بات میں ایمانداری سے  
 کہتا ہوں کہ وہ جو متاثرین ہے ان تک ایک روپیہ بھی نہیں پہنچا۔ اور نئے قائد ایوان سے ہم یہ  
 گزارش کرتے ہیں کہ ایک انکوائری کنڈیکٹ کرے کہ پیسے کہاں گئے یہ تخت لاہور کے بادشاہ  
 نہیں دیتے ہیں ہمارے نمائندوں نے اپنے جیبوں یا پینک ہینس بڑھانے کے لئے اپنے پیسوں  
 میں رکھے ابھی تک لوگ نیموں میں پ؟ڑے ہیں اور زرعی نظام افسوس کی بات یہ ہے کہ زرعی  
 نظام کی حالی کے لئے انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا ایوان صوبائی گورنمنٹ نے ہم نے اپنے عطیہ  
 فنڈ سے کچھ بلڈوزر باورس نئے تھے جو اس وقت کے مناسبت سے سخت ضروری تھے لیکن ہمیں  
 افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے بلڈوزر باورز بھی سابقہ حکومت نے واپس کئے جناب  
 اسپیکر میں آپ کو ایمانداری سے کہتا ہوں اگر اگلے چار پانچ سالوں میں بلوچستان میں میرانی ڈیم  
 خاص کر نکران میں میرانی ڈیم گوادر پورٹ۔ ہیدواران ترمت روڈ۔ اگر یہ اگلے چار پانچ سالوں میں  
 یہ تعمیر نہ ہوا تو میں یہ کہتا ہوں کہ نکران کے لوگ کم از کم بھوک سے مر جائیں گے وہاں تو  
 اتھو پیا جیسے حالات پیدا ہونگے تو قائد ایوان سے نئے چیف منسٹر سے ہماری گزارش ہے کہ وہاں  
 بھی ان کے گینگ بچھے ہوئے ہیں ان سے بات کر کے ان تمام مسائل پہ سنجیدگی سے اپنا کچھ اسٹینڈ  
 لیس۔ جناب والا میں آپ کی توسط سے میں قائد ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ وفاق کے ساتھ  
 جتنے بھی ہمارے آئینی حق و حقوق اس آئینی حق و حقوق کی جنگ میں ہم ان کے ساتھ ہے وہ ہمیں  
 اپنے برابر پائے گا جناب اسپیکر جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا ہماری اس دھرتی کی بربادی میں غیروں  
 کے علاوہ اپنوں کا بھی حصہ ہے گزشتہ پچاس سالوں سے وفاق حکومت نے جو تھوڑا بہت بھیک کی  
 شکل میں ہمارے سامنے پھینکے تھے اور ابھی بھی پھینک رہا ہے اگر اس رقم کو ہم ایمانداری سے خرچ  
 کرتے یہ رقم اگر کرپشن کمیشن اور Exeptance کی نظر نہیں ہوتا تو آج شاید ہم اس بد حالی  
 میں نہیں ہوتے تو کہنے کا مقصد ہے کہ ہماری بربادی میں غیروں کے علاوہ اپنوں کا بھی ہاتھ ہے۔  
 جناب اسپیکر اس کی سب سے بڑی مثال ہمارے وزراء صاحبان کی ہمارے سیکرٹری صاحبان کی

محل نمائندگی ہیں جو پاکستان اور دنیا کے مختلف شہروں میں آپ کو نظر آئیں گے اور ان کی نگر ثری گاڑیاں ہیں مختلف قسم کی گاڑیوں میں یہ لوگ گھومتے ہیں یہ سب بلوچستان کا ٹن چوس کر انہوں نے بنائی تو میں کہتا ہوں کہ بلوچستان میں اب وہ سکت نہیں رہی ہے اب یہ سلسلہ کو بند ہونا چاہئے میں نے بننے والے حکومت اور نئے قائد ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان اپنے آفیسروں کو اپنے سیاست دانوں کو محل نمائندگی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے کروڑیگ اور پچارو دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے میں ان سے کہتا ہوں کہ آج اسی فلور پر اعلان کرے کہ کسی منسٹر کے پاس لکڑی گاڑی نہیں ہوگی کسی سیکرٹری کے پاس پچارو یا لینڈ کروڑیگ نہیں ہوگی منسٹروں کے لئے پک اپ سرکاری افسروں کے لئے پوٹو ہار کا اعلان کرنا چاہئے وہ سیکرٹری ہو چاہے کوئی بھی ہو اس صوبے میں مزید سکت نہیں رہی ہے کہ وہ ہمیں پچارو اور ہنگلہ اور پتہ نہیں کیا کیا یورپ اور امریکہ کے دورے کروائے جناب والا میں وزیر اعلیٰ سے اور وہ تمام سرکاری ملازمین لی این ایم کے ورکر یہ امید رکھتے ہیں کہ گزشتہ دور حکومت میں ان پہ جو زیادتیاں ہوئی تھی اور زیادتی کی انتہا تھی شاید بلوچستان کے تاریخ میں پہلی بار لی این ایم کے ورکر اور سرکاری افسران جتنے گزشتہ دور میں زیر عتاب تھے کبھی نہیں تھے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کی حق جوئی کریں مہربانی جناب

جناب اسپیکر: شکر یہ بلیدی صاحب اب میں سردار مصطفیٰ خان ترین سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں

سردار مصطفیٰ خان ترین: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اسپیکر سب سے پہلے تو میں جان جمالی وزیر اعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ جان جمالی پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے کہ وہ اس صوبے میں جو مشکلات ہے اور روز بروز زیادہ ہوتا جا رہا ہے اس کے لئے وہ قدم آگے بڑھائے تاکہ اس صوبے میں جو مشکلات ہے وہ حل ہو سکیں۔ جناب والا سب سے پہلے اس صوبے کی مشکلات وفاق سے مرکز سے اپنے حقوق لینا ہے جناب والا

اس صوبے کے حقوق کے لئے ہمارے بزرگان میر غوث بخش بزنجو صاحب۔ نواب یوسف علی  
 گنگی صاحب۔ خان عبدالصمد خان شہید نے اس صوبے کے لئے اس لئے قربانی نہیں دی تھی کہ  
 وہ کرسی کی خاطر دی تھی انہوں نے اپنے آپ کو اس صوبے کے حقوق کے خاطر اپنی جانیں دی  
 لیکن جناب والا آج ہم لوگ کیا کر رہے ہیں آج ہم لوگوں نے اس صوبے کے لئے کون سے قدم  
 اٹھائے صرف اس لئے ان کی وہ قربانیں ہم لوگوں نے ایک کرسی کی خاطر سب کو چھوڑ دیا اور  
 پنجاب کی بالادستی کو ہم لوگوں نے تسلیم کر لیا لیکن جناب والا ہم اس فلور پر یہ کہتے ہیں چاہے کوئی  
 پارٹی مانے یا نہیں مانے پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اس صوبے کے حقوق کے لئے سب سے آگے  
 ہوگی اور اس امید کے ساتھ وزیر اعلیٰ کو یہ ہماری امید ہے کہ آج ہم نے ان پر اعتماد کیا ہے اس  
 لئے نہیں کیا ہے کہ وہ پنجاب کے لئے کام کرے اگر وزیر اعلیٰ صاحب نے پنجاب کے لئے کام کیا  
 تو سب سے پہلے پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی اس کے آگے کھڑی ہو جائے گی جناب والا ہم ابھی تھک  
 گئے ہیں اور پنجاب نے ابھی جو اس صوبے کے ساتھ جو ظلم کیا ہے اب ہم لوگ برداشت نہیں  
 کرینگے ہمارے حقوق جناب والا ہم پاکستان کے آئین اور قانون کے تحت اس صوبے کو جو دیا گیا  
 ہے وہ دیا جائے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج تک اس صوبے کو اپنا حقوق نہیں ملا ہے جناب  
 والا اس کے بعد یہاں پشتون۔ بلوچ کا مسئلہ ہے جو صدیوں سے یہاں پڑا ہوا ہے اور روزانہ اس  
 صوبے میں یہی مسئلہ ہے ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی امید رکھتے ہیں کہ اس کے لئے قدم  
 اٹھائے ہم ان کے ساتھ ہونگے جس فورم پر بھی ہو ہم مسئلے کا حل چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل  
 ہو جائے ہم بھائیوں کی طرح اس صوبے میں رہے اس صوبے کو آباد کریں اس صوبے کے لئے  
 کام کریں جناب والا یہاں مردم شماری کا مسئلہ پڑا ہوا ہے ہمارے خیال میں اس کو حل کرنے کے  
 لئے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہی گزارش ہے کہ اس صوبے میں جو مردم شماری ہوئی ہے وہ  
 صحیح معنوں میں نہیں ہوئی ہے اور آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ اس میں اکثریت نے بائیکاٹ کیا تھا  
 لیکن آج مرکز ہم پر اس کو ٹھونس رہا ہے ہم اسے ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں جناب والا  
 یہاں امن و امان کا مسئلہ ہے اس صوبے کو امن و امان کے لئے ہم لوگوں نے مل کر کام کرنا ہے

لیکن اس سے مسئلے حل نہیں ہونگے جناب والا وزیر اعلیٰ کی سرخی کل اخبار میں لگے گی کہ اس میں یہ ہو جائیگا پنجاب سے حقوق لئے جائیں گے یا امن و امان کے مسئلہ پر مطمئن نہیں ہیں ہم لوگ بھی کام چاہتے ہیں عوام اب عملی کام دیکھنا چاہتے ہیں اخبار کے اس سرخیوں سے ابھی عوام خوش نہیں ہونگے اس پر کوئی اعتماد نہیں جناب والا آپ کو معلوم ہے کہ یہاں امن و امان کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جن میں ڈاکو لوگوں کو لوٹتے ہیں اور اس کے بعد یہاں پولیس انتظامیہ خود روڈوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو لوٹتے ہیں یعنی عوام اتانگک ہو چکے ہیں کہ وہ ڈاکوؤں سے اپنے آپ کو چائیں یا پولیس والوں سے اپنے آپ کو جناب والا میں ثبوت کے ساتھ یہ پیش کرتا ہوں کہ ہمارے حلقے پشین میں لوگ ابھی ان کے گھر میں چوری ہوتی ہے ان کو لوٹتے ہیں لیکن وہ مجبوری سے اتانگک کرتے ہیں کہ وہ تھانے رپورٹ نہیں کرتے ہیں میں ایک ثبوت بلکہ بہت سے ثبوت ایسے پیش کر سکتا ہوں کہ وہاں چوری ہو جاتی ہے اور تھانے میں رپورٹ کرتے ہیں اس کے بعد اس سے بھی پیسے لیتے ہیں اور آخر میں وہ ہاتھ جوڑتے ہیں کہ ہم بے زار ہیں ہم کیس نہیں کرتے ہیں یہاں پشین میں ایک دکاندار کے گھر میں چوری ہوئی اور اس کو الٹا انہوں نے رکھا پولیس والوں نے لیکن جس کے گھر میں چوری ہوئی تھی اس سے پندرہ ہزار روپے لے کر اس نے اپنی جان چھڑائی کہ ہم کیس نہیں کرتے ہیں جناب والا یہ امن و امان کا مسئلہ ہے پولیس والے جو اس وقت زیادتیاں کر رہے ہیں عوام کے جیبوں سے پیسے لوٹ رہے ہیں آپ کے کسم پر آپ لوگوں نے لگایا ہوا ہے آپ جا کر دیکھیں پولیس والے کا کیا کام ہے وہاں انہوں نے چھین لگایا ہوا ہے اور لوگوں کے جیبوں سے پیسے لوٹ رہے ہیں جناب والا اس صوبے کے لئے امن و امان ہونا چاہئے اس میں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور یہ بات ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر مرکزیا پنجاب اس میں ہوگا کہ وہ وزیر اعلیٰ کو بلیک میل کرے گا کہ آپ اس صوبے کے حقوق کے لئے بات نہیں کریں تو ورنہ میں آپ سے کرسی چھینوں گا جناب ایسا وقت بھی آگیا میرا یہ خیال ہے کہ ہر پارٹی اس وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہوگا پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی ان کے ساتھ ضرور ہوگا اگر اس بات پر اس کو مزاد می لگئی کہ وہ صوبے کے حقوق کے لئے بات نہیں کریں تو جناب والا ہم

یہی کہتے ہیں کہ اس صوبے کو ہمارا گھر ہے اس کو ہم آباد کرنا چاہتے ہیں یہ پشتون اور بلوچ کا مشترکہ گھر ہے اس کو ہم آگے بڑھانا چاہتے ہیں لیکن لوگ ہم کو نہیں چھوڑتے ہیں جناب والا ہم کو اگر ووٹ ملے ہیں وہ یہاں کے لوگوں نے دیئے ہیں ہم لوگوں کو یہاں پنجاب نے نہیں بھیجا ہے ہل عوام نے بھیجا ہے جناب والا وزیر اعلیٰ کو پھر ایک دفعہ مبارکباد دیتا ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ ہم لوگ نیک نیتی کے ساتھ ان کے ساتھ ہیں کہ وہ اس صوبے کے لئے جو بھی مشکلات ہیں اس کو حل کرنے میں وہ قدم اٹھائیں جناب والا آپ کی بڑی مرہانی

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اب میں فلور سردار عبدالرحمان کھیتران صاحب کو دیتا ہوں

**سردار عبدالرحمان کھیتران:** بسم اللہ الرحمن الرحیم سب سے پہلے میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور ہمارے پاکستان مسلم لیگ بلوچستان کے صوبائی صدر جام محمد یوسف صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو قائد ایوان کے طور پر اور بطور وزیر اعلیٰ نامزد کیا جو کہ اس قابل تھا اس کے ساتھ میں جان محمد جمالی صاحب کو وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر اور آج اعتماد کا ووٹ لینے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں یوں تو میرے دوستوں نے کافی مسائل جو کہ رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے بلوچستان اس کی نشاندہی کی یہاں پر زیادہ تفصیل تو میں نہیں چاہوں گا لیکن دو تین چیزیں ایسی ہیں جن کی میں سمجھتا ہوں کہ نشاندہی ہونی چاہئے سب سے پہلے تو بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہونے کے لحاظ سے اس وقت مرکز میں بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے خاص کر کے میں ذکر کروں گا کہ مرکزی کابینہ میں میری اس ایوان کے توسط سے جناب اسپیکر صاحب مرکزی حکومت سے گزارش ہے کہ ہمارے پاکستان مسلم لیگ کے صوبائی صدر جام یوسف صاحب اور بلوچستان نیشنل پارٹی کے جناب میر حاصل بزنجو کو وفاقی کابینہ میں نمائندگی دی جائے یعنی میری اس ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے گزارش ہے اس کے بعد بلوچستان کے حوالے سے ایک دو چیزیں ایسی ہیں جس کا میں ذکر کرنا چاہوں گا پچھلے دور حکومت میں جو پی ایس ڈی پی بنائی گئی وہ چند

مخصوص لوگوں کے لئے بنائی گئی تو مرینی گزارش ہے اس ایوان سے کہ وہ اسے ڈی پی کو اپنی  
 ایس ڈی پی رعائز کریں اور تمام حلقوں پر برابری کے بنیاد پر جو بھی ترقیاتی اسکیمیں ہیں تقسیم کی  
 جائیں دوسرا مسئلہ یہاں پر صحت اور تعلیم کا ہے جو کہ بنیادی چیزیں ہیں ہمارے معاشرے کے  
 لئے تعلیم اور صحت اس وقت تعلیم کا یہ حال ہے کہ میٹرک پاس لڑکے کو اپنا نام لکھنا نہیں آتا ہے  
 تو مرینی گزارش ہے وزیر اعلیٰ صاحب کو ہم مل بیٹھ کر ایک ایسا نظام مرتب کریں جیسے وزیر اعلیٰ  
 صاحب نے کہا ایک تو ناٹ پر بیٹھ کر پڑھتا ہے چھ اردو ایک چھ کوڈیک یا ٹیبل میر سر ہوتی ہے اور  
 وہ ماں باپ کے ساتھ بھی انگریزی اور ٹیچر بھی اس کو اردو میں نام بولنے تک گوارہ نہیں کرتے تو  
 ایک ایسا متبادل نظام ہو جس میں ہم غریبوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں میری اس ایوان  
 سے گزارش ہے کہ ہم سب ساتھی مل کر اس سلسلے میں اصلاحات لانے کے لئے کوشش کریں  
 دوسرا صحت کا شعبہ پچھلے دنوں میرے ساتھ خود واقعہ ہوا میرے چچا کو ہارٹ کا پرالم ہوا رات کو  
 میں کوئی گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ان کا رڈیک وارڈ میں لے گئے وہاں پر صورت حال یہ تھی کہ  
 سب سے نازک شہسوار وہاں گیس کا ایک سلنڈر تک میسر مہن تھا stathrop ایک ٹوپی  
 چھوٹی میرے خیال میں پتہ نہیں اس میں انہوں نے کونسی ٹکلی اس میں ڈالی ہوئی تھی اور ایس  
 اے جی مشین کا یہ حال تھا کہ ایک اس کے ساتھ وہ لگا ہوا تھا کبھی وہ دائیں رکھتے تھے کبھی وہ بائیں  
 رکھتے تھے میری گزارش ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ باقی تو پورے صوبے میں قائم لگے گا اس  
 شعبے میں اصلاحات لانے کے لئے یعنی کم از کم جو ہمارا صوبائی دار الحکومت کاسٹڈیمن ہسپتال ہے  
 اس میں کم از کم جو سب سے نازک شعبے ہیں ان میں تھوڑی سی توجہ دیں اور ڈیوٹی ڈاکٹروں کی یہ  
 حالت ہے کہ ایک سنٹر کھڑی تھی اور باقی کوئی ڈاکٹر ایوبیل نہیں تھا مرینی گزارش ہے آخر میں  
 ایک دم پھر میں جان جمالی کو اعتماد کا ووٹ لینے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب فلور آپ کے پاس ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر میں آپ کو مشکور ہوں کہ آپ نے اس

موقع پر کہ جناب جان جاملی صاحب وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اعتماد کا ووٹ حاصل ہوا مجھے اپنے  
 معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا میں یہ عرض کرتا جاؤں کہ ہم نے جناب جمالی  
 صاحب کو ووٹ دیا اور آج اعتماد کا ووٹ دیا لیکن اس کے ساتھ ہم اپوزیشن میں ہیں ہماری پارٹی  
 اپوزیشن میں بیٹھ کر اپنے اس صوبے کے لئے ملک کے لئے جو بھی ذمہ داری پوری کر سکتی ہے  
 پوری کرنے کی کوشش کریں گے جناب والا ہم جان جمالی صاحب کو مبارکباد دینے کے ساتھ یہ  
 عرض کریں گے کہ ہم نے اس لئے انہیں یہ ووٹ دیا کہ آج جو صورت حال ہے صوبے میں اس  
 میں ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ کچھ لیبرل پالیسیاں صوبے کے لئے بنائیں گے اور اس صوبے کے  
 عوام کی خدمت کریں گے جناب والا ہمارے حقائق میں بنیادی طور پر بلیدی صاحب کے تقریر میں  
 جو نکات انہوں نے اٹھائے ان کے پسک اصولوں سے انہوں نے جو حقائق اور پھر جن اصولوں  
 کی انہوں نے نشاندہی کی ان کی تائید کرتے ہوئے اس عرض کروں گا کہ حقیقت میں ہمارے ملک  
 میں آج جو بھرائی حالت ہے سیاسی معاشی ثقافتی اور سوشلی ہر پہلو سے اس کے بنیادی اسباب یہ ہیں  
 کہ ہمارے صوبے میں پہلے دن سے جو عوام بستے ہیں جو قومیں بستے ہیں پشتون۔ بلوچ۔ سندھی۔  
 پنجابی یعنی اس وقت جو ہمارے ساتھ جگالی بھی تھے ہم ایسا آئین نہ بنا سکے جس میں یہاں ایک  
 فیڈریشن اس میں اصول ملے ہوں۔ اور فیڈریشن کے جو قومی یونٹ ہیں وہ اپنے وسائل کے مالک  
 ہوں اور فیڈریشن کے جو قومی یونٹ ہیں وہ اپنے وسائل کے مالک ہوں اور وہ اپنے بچوں کی  
 خدمت کر سکیں۔ اپنی ثقافت کی خدمت کر سکیں اور پھر ملکی سطح پر ایک متحد ملک کی حیثیت سے  
 ایک طاقت ور ملک کی حیثیت ہم دنیا کے ممالک میں بیٹھ سکیں اور اس کی بنیادی وجہ ٹائم کی کمی لیکن  
 اس کی نشان دہی کرتے ہوئے اگرچہ ہم یہاں آئین کے حقائق سے یہاں ثابت کر سکتے ہیں کہ  
 اس میں ایک صوبہ جس کی نشان دہی ہم نے کرنی ہے اور وہ پنجاب باوجود اس کے وہاں کی پریس  
 اس سے بر لمانتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے نہ آئین بننے دیا اور نہ یہاں وسائل کی تقسیم  
 کرنے دی اس طرح اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج پہلے سے جو بحر ان تھے پھر آج اس بحر ان کا سامنا ہے  
 اور جو کچھ ہوا ہے آج ملک میں سب کے سامنے ہے کہ ملک دیوالیہ ہے امن و امان ختم ہے تعلیم

ختم ہے وار پھر ہمارے صوبے میں جناب والا یہ اک حقیقت ہے جس کی جمالی صاحب نے بھی نشان دہی کی یہاں پر پشتون اور بلوچ دو قومیں رہتی ہیں اور یہ صدیوں سے رہتی ہیں اور یہ ایک پڑوسی قومیں ہیں یہ ایک دوسرے کے غلام نہیں ہیں ان کے اپنے antities تھے ان کی اپنی identities تھی لیکن جب یونٹ کے بعد ہم کو یہاں رکھا گیا پشتونوں کو پھر یہاں قوموں کے توازن کے حوالے سے مسائل پیدا ہوئے جناب والا اس کی نشان دہی کرتے ہوئے یعنی ہم اس کی نشان دہی کریں گے کہ یہاں جو بھی سیاسی پالیسیاں بنائی گئیں اس میں خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ سے نشان دہی رکھتا ہوں کہ اس میں پشتون کے خلاف باقاعدہ ایک discrimination ہوئی امتیاز ہوا ہے اگر وہ چاہیں تو ہم ریکارڈ سے بتا سکتے ہیں کہ مختلف گورنمنٹ انہوں نے امتیاز کیا میں یا کہ سادہ مثال دیتا ہوں آپ چھ سات سال کا ریکارڈ منگالیں اس میں اے ایس آئی تین سو اسی سے زیادہ ہیں اس میں پشتونوں کی تعداد نوٹ کریں کہ کتنا ہے اور کیا یہ دس سال بعد اس کا اثر ہمارے صوبے میں قوموں پر نہیں پڑے گا میں نے صرف یہاں ایک مثال دی اسی طرح سڑکیں اسی طرح یہاں کے لئے ملکی حوالے سے اور صوبے کے حوالے سے یعنی آپ حیران ہو گئے کہ یہاں کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی کہ یہاں پانی کا سٹوریج ہو اور سٹوریج کی وجہ سے ہم اپنے ارتحیث کو ترقی دے سکیں ہم اپنی زراعت کو ترقی دیں اور ہم اپنے بچوں کے لئے فارن ایجوکیشن کر سکیں اور یہاں روزگار ہو یہ ہمارے ملک میں ہو اور پھر ہمارے صوبے میں لکھ بھی یہ ایک پہلو ہمارے صوبے کا اسلام آباد سے ہے حقیقت میں اس بات کی بالکل تائید کرتا ہوں یعنی آرٹیکل ۱۵۳ کے تحت کونسل آف کامن انٹرسٹ جو انہیں اختیارات حاصل ہیں کونسل آف کامن انٹرسٹ کی میٹنگ یہاں نہیں ہوئی ہے کونسل آف کامن انٹرسٹ کے متعلق آپ آرٹیکل ۱۵۳ میں شیڈول (۴) پر جو فیڈرل گورنمنٹ ہے اس میں پارٹ ٹو کے جو اختیارات ہیں وہ تمام اختیارات کونسل آف کامن انٹرسٹ کو ہیں لیکن اس کے بارے میں آج تک کونسل آف کامن انٹرسٹ کے بارے میں یہ جو چیزیں ہیں کامن انٹرسٹ کی دوسری چیزیں ہیں یہ کونسل آف کامن انٹرسٹ میں ہیں اسی طرح آرٹیکل ۶۳ میں ہے این ایف سی ایوارڈ ملے اس سال این ایف سی

ایوارڈ کس طرح دیا گیا کسی نے این ایف سی ایوارڈ جو تین تاریخ کو یادو تاریخ کو یہاں الیکشن ہوئے اور پانچ یا چھ تاریخ کو پچھلے سال این ایف سی ایوارڈ انہوں نے اعلان کیا۔ منتخب لوگ آگے۔ لیکن منتخب لوگوں کو اس میں نہیں بٹھایا اور غیر منتخب لوگوں کو اس میں بٹھایا جو فارمولا صوبائی اختیارات کا تھا جو فارمولا تھا کہ فیڈریشن کو تیس فیصد صوبوں کو اسی فیصد اس فارمولے کو تبدیل کیا اور فیڈریشن کا ۶۳ء ۶۳ فیصد اور صوبوں کو ۷۷ء ۷۷ فیصد دیا گیا اور ابھی ہم نے لاہور میں یہ بات کی کہ اس طرح میں ارب روپے اس فارمولے سے ہی ختم ہوئے اب یہ پوزیشن ہے یہ فیڈریشن کے ساتھ بڑا فوسوس ہوتا ہے سوال یہاں پیدا ہوتے ہیں ہماری پچھلی گورنمنٹ ہو گئی ہے ہم اس کے مخالف تھے سردار اختر مینگل صاحب کی حکومت کے ہم مخالف تھے ہم اپوزیشن میں بیٹھے تھے اور ان کی نشان دہی کر رہے تھے لیکن آج بھی یہ سوال ہے کہ کیا یہ حکومت جو تبدیل ہوئی اس میں اسلام آباد کا کوئی minorium تو نہیں monopolition تو نہیں ہے یعنی یہ بات ہم مسلم لیگ سے کریں گے کہ مسلم لیگ جو اس صوبے کی ہے کیا آپ کو صوبائی خود مختاری اس صوبے میں آپ کو حاصل ہے کہ صوبے کی حکومت بغیر فیڈرل مینوپولیشن کے چل سکتے ہیں کہ نہیں ہمارا سوال ہے ان سے بلکہ یہ عام سوال ہے جس طرح کے حالات ہیں یعنی یہاں نیوکلر ٹیٹ ہو انیوکلر ٹیٹ کو اب لوگوں نے ایسا بنایا کہ مقدس گائے ہے کوئی ایٹم پر بات نہیں کر سکتا ہے تمام دنیا والے علی الاعلان کہتے ہیں کہ ایٹمی ٹیٹ ہیں یہ انسانیت کے لئے نقصان دہ ہیں اس پر صوبے کی حکومت نے اس پر اسٹینڈ لیا اس میں کیا گناہ ہوا اس طرح دوسرے بہت سے مسائل کا لاباغ ڈیم کا مسئلہ ہے ان کے پانی کو لوگوں نے قبضہ کیا ہے اور ان کو ابھی ڈیور ہے ہیں بڑے ناجائز ناروا مسائل ہیں ان مسائل کو ملکی سطح پر بھی حل کرنا ہے اور یہاں ہمارے اس صوبے میں دو قومیں کے مسئلے کو بھی حل کرنا ہے بھائیوں کی طرح یہ ایک صورت حال ہے کہ ہم اس طرح بیٹھ کر ہمارے مسائل جڑے میں ٹیبل پر بیٹھ کر مذاکرات کر کے اپنے مسائل حل کریں اور اپنے باہمی تعلقات کو صحیح بنادوں پر لے آئیں اور ملک کی ترقی ہو ایک دوسری صورت یہ ہے کہ آمرانہ طریقہ یہاں بھی discrimanaiton یہاں مثلاً جمالی صاحب نے فرمایا کہ بھائیوں کا رشتہ

برابری کی بنیاد پر ہو قوموں کے درمیان تعلقات برابری کی بنیاد پر ہوں جب آپ یہ ملنے کرتے ہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان صاحب اختصار سے کام لیجئے

عبدالرحیم خان مندوخیل: مہربانی جو رشتہ ہے مفاہمت کا اور اگر برابری نہ ہو اور discrimination ہو حقوق کا تعین نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اختلافات۔ شکوک و شبہات اور پھر ایک بحران اور پھر پتہ نہیں آگے کیا ہو جناب والا ہم یہ عرض کرتے ہیں گورنمنٹ سے کہ یہ گورنمنٹ اپنی وہ ذمہ داریاں صوبے میں اندرونی طور پر اور صوبے کے حوالے سے فیڈریشن کے ساتھ واقعی صورت سے اور اصولوں سے ہم پھر آپ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم توقع کریں گے کہ آپ صوبے کو اصولوں کی بنیاد پر چلائیں باقی یہ مسائل تعلیم کا صحت کا امن و امان کا ان کے بارے میں اتنا عرض کرتے جائیں تعلیم ہماری ختم ہو رہی ہے معیار تعلیم اس کے نکلے ہم یہ عرض کریں گے کہ آپ مہربانی کریں کہ سامراجوں کی یہ پالیسی ہو گئی ہے جس کا اصول یہ تھا کہ تمام عوام کے لئے تعلیم ہو اور اس کا معیار تعلیم اچھا ہونا چاہئے لیکن ہماری تعلیم یہاں ختم ہو گئی ہے اور اس سے ابھی اور کئی نقائص پیدا ہو رہے ہیں کہ پرائیویٹ تعلیم اس طرح بڑھا رہے ہیں کہ اتنا مہنگا ہو رہا ہے کہ اکثریت عوام کو تعلیم میسر نہیں ہے اس لئے ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ تعلیم آپ تمام عوام کے لئے اور اس کا معیار تعلیم اونچا کرنا چاہئے اس کے متعلق یہاں ایک قرارداد پاس ہو اتھا کہ تعلیم جو ہے اس کا ذریعہ تعلیم مادری زبان میں ہو اور اسی کے ساتھ انگریزی پہلے دن سے لازمی قرار دی جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معیار تعلیم بالکل اونا ہو صحت کے بارے میں ہمیں ڈر ہے کہ جو ڈسپنسرز ہیں اور پی ایچ یو ہیں ہمیں ڈر ہے کہ یہ پالیسیاں بنائی جا رہی ہیں کہ ان کو پرائیویٹ کیا جائے ان کو فروخت کیا جائے ایک بار خود حکومت نے ان کو ناکام کیا اور ناکامی کے بعد یہ پوزیشن بنا رہی ہے کہ فروخت کر رہے ہیں ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان ڈسپنسرز کو پی ایچ یو کو کامیاب کیا جائے نہ کہ ان کو فروخت کیا جائے یعنی صحت

جو ہے صحت کی پالیسی تمام صوبے کے عوام کے لئے حکومت کو لازم ہے اس کا انتظام کرے اسی طرح امن و امان کا مسئلہ بڑا خطرناک ہو رہا ہے مسلسل جرائم کاریٹ بڑھ رہا ہے اس کی پوزیشن یہ ہے کہ پولیس بھی اس میں حصہ دار ہے اور لوگ بھی کیا آپ ایسا انتظام کر سکیں گے کہ پولیس کو کنٹرول کر سکیں اپنے پولیس کو لوگوں پر ظلم کرنے سے روک سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : عبدالرحیم خان صاحب جو اسپیکر صاحب نے جس منٹ نام مقرر کیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اور پارٹی کے شعور بچ کے مسئلے کے متعلق ہم اپنے وزیر اعلیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ کافی رقم خواہ وہ فیڈرل اداروں سے یہاں ہو اس کے لئے زیادہ رکھا جائے تاکہ ہماری زرعی اور صنعتی زندگی میں ترقی ہو اور اس کے نتیجے میں تعلیمی اور تجارتی زندگی بھی ترقی کر سکے شکر یہ

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب بسم اللہ خان کا کڑ صاحب ذرا اختصار سے کام لیجئے

بسم اللہ خان کا کڑ : شکر یہ جناب اسپیکر جان جمالی صاحب کو ممبران کی اکثریت نے اعتماد کا ووٹ دیا ہے اس موقع پر ان کو مبارکباد دیتے ہوئے بھی کچھ مختصر بات کروں گا جو انہوں نے اپنا ایجنڈا دیا فلور پر ہم کیا کہتے ہیں جلسوں میں ہم عوام کو کیا کہتے ہیں اخباری بیانات میں ہم کیا کہتے ہیں کہنے کی حد تک ہم اس فلور پر بہت کچھ کر چکے ہیں بہت وعدے کر چکے ہیں عوام کے اجتماعات میں بھی جا کر لیکن بات وہاں پر آجاتی ہے جب اس پر عمل کرنے کا مسئلہ ہو میں سمجھتا ہوں ان کے لئے آسانی یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی سابق وزیر اعلیٰ کو انہی لوگوں نے اعتماد کا ووٹ دیا تھا لیکن آج وہ یہاں پر نہیں ہے ان کی جگہ جان جمالی صاحب آئے ہیں تو وہ اس چیز کو سامنے رکھیں تو جان صاحب کو اس سے آسانی ہوگی کہ ایک انگریزی کی کہاوت ہے HE WHO GOES FORWARD MAKE BRIDGE FOR THE FOLLOW-

ER ان کے لئے سولہ مہینے یہاں پر جو کچھ ہوا اگر وہ دیکھیں تو وہ کتنی تہذیبی لائیں گے وہ کیا وجوہات ہیں کہ وہی دوست وہی ساتھی جنہوں نے بڑی توقعات سے بڑے امیدوں سے ان کو یہاں بٹھایا تھا اور آج وہی لوگ مخالف میں ہیں انہوں نے یہاں انتظامی اتار کی کی بات کی تو انتظامی اتار کی سے آپ کے تمام ادارے تباہ ہو جاتے ہیں اور انتظامی اتار کی کیوں آتی اس لئے کہ انتظامیہ کے تقرر تبادلے پوسٹنگ میں آپ نے ان کا وہ معیار اور رولز ریگولیشن ان کے جو ہیں قوانین ہیں ان کو آپ نے پامال کیا جب وہ سمجھیں گے کہ یہاں پر میجرٹی پوسٹنگ یا پروموشن کسی کو خوش کرنے کے لئے کسی کی ذاتی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہوگی وہ دس گریڈ کا ہوگا بھی تو وہ اپنے تیس گریڈ کے افسر کی عزت نہیں کرنے گا تو اس کو پتہ ہے کہ مجھے فلاں وزیر یا وزیر اعلیٰ نے اونینٹ کیا ہے سسٹم اس لئے تباہ ہوتا ہے جب ہم رولز ریگولیشن کو اس کا ایک میرٹ رکھنے کی بجائے اس کا ایک پیمانہ رکھنے کی بجائے اس کو جب ہم اپنی ذاتی پسند اور ناپسند پر لاتے ہیں ایک اچھے باصلاحیت افسر کا خیال نہیں رکھتے یا جب جو نیر کو سنیر پر بٹھادیتے ہیں یا پروموشن رولز کو جب آپ پامال کرتے ہیں تو کیا ہوگا کیسے وہ سینئر آفیسر کام کر گے گا وہ باقی ادارے جو اس کے تحت آتے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ چاہے تعلیم میں ہو ہیلتھ میں ہو چاہے لائینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو پورا جو ایک سسٹم ہے متاثر ہو گیا وہ یہ کہ انتظامی معاملات ایڈمنسٹریشن نے صوبے عوام کے مفاد رولز ریگولیشن کی بجائے اپنی پسند اور ناپسند کو زیادہ ترجیح دی جس کی وجہ سے آج یہ ہے مجھے توقع ہے کہ جان صاحب اس چیز کو دیکھیں گے اگر وہ نہیں رکھیں گے وہ اپنے مفاد میں ہے انہوں نے تو کہا کہ میں اقتدار کے بعد بھی ایک اچھی رائے لوگوں میں چھوڑنا چاہتا ہوں تو رہے گی اگر نہیں تو وہ اکیلے وزیر اعلیٰ نہیں ہیں وزیر اعلیٰ آئیں گے جائیں گے ان کے پیچھے اور آئیں گے جان صاحب کا ایجنڈا یہ ہے اور سب سے بڑا مسئلہ بھی یہاں پر انتظامی اتار کی کا ہے۔ کہ ہماری پوری انتظامیہ ہمارے پورے ادارے وہ بل گئے ہیں ان کا اعتماد جاتا رہا ہے او جو ہمارے بعد باصلاحیت باکردار اور اچھے لوگ موجود تھے ان کو دھچکا لگا اور انہوں نے یہ سوچا کہ مفت میں لوگوں کو ناراض کرنے سے کیا فائدہ ہے کسی کی خوشنودی حاصل کروا چھ پوسٹ میں رہو کے مراعات بھی ملیں کسی کا

گلہ شکوہ نہیں ہو گا مجھے امید ہے وہ اس پر توجہ دیں گے۔ تو باقی تمام مسائل اس سے جڑے ہوئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ اعلانات یا یہ ایجنڈا دینا یہ جو کہتے ہیں کہ demarcation of goal آتین کریں کہ آپ نے ایک جگہ تک پہنچنا ہے اور اس میں کیا چیز اس میں متاثر کرتی ہے پوری تاریخ میں اس کو دیکھیں چاہیے مذہبی حوالے سے ہو چاہے سیاسی حوالے سے ہو چاہے انقلابی حوالے سے ہو جو شخص ذمہ داری اٹھاتا ہے اس کا پرستل کردار اس کا پرستل اخلاق اس کا پرستل کر یک نژ سب سے زیادہ اس میں اثر انداز ہوتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود تو اپنے ذاتی کردار اور عمل میں وہ سب کچھ کرتا ہے جو ملک عوام اور صوبے کے مفاد کے مخالف ہو جو مزہب قانون اور انسانی رشتوں کے مخالف ہو لیکن معاصرے کو وہ سدھارے حتاکہ پیغمبروں کے لئے بھی یہ کسوٹی رکھی گئی تھی حضرت محمد ﷺ کے لئے بھی رکھی تھی کہ پہلے وہ اپنے آپ کو ثابت کرے کہ وہ امین ہے وہ باکر دار ہے وہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے تب جا کر اس نے پیغمبری کا اعلان کیا۔ ہم تو چھوٹے لوگ ہیں اس پھر بنیاد ہے جان صاحب کیا خود اپنے اس ایجنڈے کا اپنے اوپر اطلاق کرتا ہے کیا وہ اپنے ذاتی پسند اور ناپسند کو قانون رولز ریگولیشن کے تابع کرتا ہے چاہے خوش آمدی سفارشی نور ہے کیا وہ اس کو انگریج کرتا ہے اگر وہ کرے گا تو یہ جتنی برائیاں ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے مسرتی پنجاب جو ہندوستان کا حصہ ہے اس کے وزیر اعلیٰ بولڈی نے کہا کہ میں صوبے میں کرپشن مکمل ختم کروں گا پر پریس سوالوں نے سوال کیا کہ کرپشن تو اتنی پھیلی ہے اور اتنی وہا ہے کہ آپ اس کے لئے کیا فارمولا اختیار کریں گے اس نے کہا میرے پاس سادہ فارمولا ہے۔ میں خود کرپشن نہیں کروں گا پھر میں دیکھتا ہوں کہ میرے ماتحت کیسے کریں گے۔ یہ ان کا فیصلہ تھا اگر وہ اپنی ذات کو اس سے دور رکھیں گے پھر وہ دوسروں سے یہ توقع رکھیں۔ پھر وہ اپنے کسی ماتحت سے یہ توقع رکھیں گے۔ ہمیشہ جو سبارڈینٹ ہوتا ہے۔ وہ اپنے اوپر والے کو دیکھتا ہے اگر جان صاحب یہ کر سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ انتظامیہ میں جو بھی ہے ہم یہ نہیں کر سکتے ہیں عوام کا اعتماد تو بالکل اٹھتا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ عوام سمجھتے بھی ہیں جانتے بھی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ عوام خاموش ہے وہ دیکھتے ہیں کہ سولہ ماہ پہلے جب بسم اللہ ممبر نہیں بنا تھا وزیر نہیں بنا تھا وہ

ایک پک اپ میں پھر رہا تھا اور حبیب زئی گاؤں میں ایک کچے مکان میں رہتا تھا سوالہ ماہ کے بعد جب بسم اللہ سے فارگ ہو جاتا ہے چھ مہینے وزارت کر جاتا ہے اس کے پاس ایس ایس آر کماں سے آجاتی ہے اس کے پالینڈ کروزر کماں سے آجاتا ہے۔ اس کے پاس چمن ہاؤس سوسائٹی ٹی میں اسی لاکھ ایک کروڑ کا گلہ کماں سے وہ دیکھتے ہیں ہمیں یہ ثابت کرنا ہو گا اور جو ہم نے فارم ایکشن کے لئے داخل کئے ہیں اس وقت ہمارے اہٹیں کیا ہیں اور جب ہم وزارت اور اقتدار سے ہٹتے ہیں۔ ہمارے کیا اہٹیں ہوتے ہیں۔ یہ وہ گز ہوتا ہے عوام اس سٹیٹس کو دیکھتے ہیں خاموش اکچریت ہے لیکن کچھ لوگوں کو یہ خیال آیا ہے کہ ہم جو کچھ کرتے رہیں عوام کو بھید بجزی سمجھ کر کہ انہوں نے اور کس کو ووٹ دینا ہے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس یہ ریورز ہیں جو ان کے پاس ہیں جو لوگ سیاسی حوالے سے بات کرتے ہیں ان کو اپنا احتساب اور بسم اللہ کو اپنا احتساب دینا پڑے گا کہ کل مالی مشکلات میں تھا یہاں پر معاشی بحر ان میں تھا تو یہ بسم اللہ کے بھگتے کے لئے پیسے کماں سے آئے بسم اللہ کی ذاتی گاڑیاں لینے کے لئے پیسے کماں سے آئے جب اتنے مالی مشکلات تو ہمیں خود اپنے آپ کو میں کھل کر کہتا ہوں صاف کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو اس احتساب کے لئے جس حوالے سے جس کے پاس میری معلومات ہوں میں چاہتا ہوں چاہے وہ اخبار میں ہو چاہے فلور میں ہو میرے بارے میں وہ کہے اور میں چاہتا ہوں کہ جب میں اسمبلی اور حکومت سے فارغ ہو جاؤں تو میری وہی حیثیت ہو جو میری یہاں آنے سے پہلے تھی

جناب ڈپٹی اسپیکر: مہربانی جناب بسم اللہ صاحب

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب پارلیمانی لیڈر کے لئے دس منٹ ہیں ارباقتی ممبران کے لئے پانچ پانچ منٹ ہیں میں نے آپ کو سپیشل ٹائم دیا۔

بسم اللہ خان کا کٹر: پہلے عام لوگ بیس بیس منٹ بولتے رہے ہیں جناب جب اس شخص نے پنجاب میں کرپشن ختم کر دی میں جان صاحب کو بار بار کہوں گا کہ وہ وعدہ کرنے والے آدمی کی ذات پر آپ اندازہ لگائیں مولانا صاحب افغانستان میں ایک تبدیلی آئی اور ایک آدمی کابل کے

تخت پر جا کر بیٹھا نور محمد ترکی اس کا نام تھا۔ اس نے وہاں بیٹھ کر اعلان کیا کہ آج سے افغانستان میں سود مسلم اور گروی ہند کابل میں بیٹھا تھا۔

افغانستان کے کسی در سے کسی پہاڑی اور کسی گاؤں میں یہ نہ ہو تو وہ یہاں سب بھاگ کر آئے۔ اس لئے ان کو پتہ تھا چونکہ وہ خود سود نہیں کھاتا خود چونکہ مسلم کا کاروبار نہیں کرتا خود چونکہ گروی کا کاروبار نہیں کرتا لہذا یہاں بھی نہ ہو۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جناب بسم اللہ خان کا کڑ صاحب ختم کریں۔

**بسم اللہ خان کا کڑ:** جناب ذرا تادم دیں آپ مولانا صاحب نہ بیٹھا کریں (مائیک بند)

**میر عبد الکریم نوشیروانی:** بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر صاحب میں آپ کو مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تادم دیا اور تادم بھی آپ شارٹ دے رہے ہو ممبر کا حق ہے اپ ان کو بلونے دو میں اپنے اور اپنے پارٹی کی طرف سے جاں صاحب کو دل کی گرائیوں سے مبارک باد دیتا ہوں۔ جناب اسپیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ہمارے نبی کا فرمان ہے کہ ﷺ نے جو آخری خطبہ جبل الرحمت پر لیتھا اس میں فرمایا تھا کہ عرب کو عجم پر فوقیت نہیں ہے اور عجم کو عرب پر فوقیت نہیں ہے کالے کو گرے پر اور گورے کو کالے پر ہم مسلمان ہیں یہ ہمارا ایمان ہے اسلام نے ہمیں درس دیا ہے تعصب کی سیاست سے بالاتر ہو کر کام کریں قوم اور ملک کی جب ہم یہاں بھاشن دیتے گئیں بھاشن معنی تقریر کرتے ہیں اگر یہ تقریریں جتنے ہمارے منہ سے اتنے الفاظ نکلتے ہیں اگر ان پر عمل کریں تو میں کہتا ہوں سوال پیدا نہیں ہوتا کہ ملک میں اتنے ظلم اور ستم اور بے روزگاری بھوک افلاس یہ سب کے سب ہم پر اوپر سے نازل ہوتے ہیں صرف کیا ہے ہمارے اعمال ہیں۔ یہ ہمارے اعمالوں کی وجہ سے یہ ہمیں مل رہا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ پنجاب کی بالادستی ہے آپ پہ سوچیں کہ بھی پاکستان کا ایک صوبہ ہے یہاں اگر کوئی کپتھان اٹھتا ہے تو پشتونوں کے حقوق کی بات کرتا ہے جو بلوچ اٹھتا ہے بلوچوں کے حقوق کی بات کرتا ہے اپ یہ کیوں صاف نہیں کہتے ہو کہ جناب اگر حقوق کے حوالے سے اپ بات کرتے ہو تو

آپ متحد ہو جائیں جہاں ۸ سے ڈیڑھ اینٹ کا مسجد بنا رہے ہو۔ بلوچ ایک طرف کھینچتے ہیں کہ بلوچستان میں بلوچوں کا استحصال ہو رہا ہے اگر پٹھان ایک طرف کھینچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پٹھانوں کا استحصال ہو رہا ہے سینیار ہو رہا ہے۔ اگر پڑٹھان ایک طرف کھینچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پٹھانوں کا استحصال ہو رہا ہے سینلر کہتے ہیں کہ سینلروں کا استحصال ہو رہا ہے یہ گھٹ ہے جناب پنجاب کا ایک اپنا روایت ہے جناب اگر ہمیں اپنے بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے بات کرنا ہے تو مہربانی کریں کہ اس تعصب کی سیاست کو بند کریں اپ بلوچستان کے حقوق کے حوالے سے عمل کر چاہے وہ اپوزیشن ہو چاہے وہ اقتدار ہو مل کر جا کر وفاق سے یہ بات کریں کہ جو ۱۹۷۳ء کا آئین بنا تھا جو بلوچستان کے حقوق کا فیصلہ کیا گیا تھا اس ۱۹۷۳ء سے ہوتے آئین کے اندر جو کچھ ہے اس کے تحت مہربانی کریں مرکز سے بات کریں جناب کہ اپ پنجاب پر الزام لگایا اور پنجاب نے لگال پر الزام لگایا پاکستان دولت ہو اراج ہمیں کتنا نقصان ہو اصراف اسی تعصب کی سیاست نے پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ اور اراج جب ہم یہ دوبارہ یہ بات کر رہے ہیں کہ پنجاب ہمارا استحصال کر رہا ہے پنجاب نہیں کر رہا ہے بلکہ ہم خود اپنا استحصال کر رہے ہیں یہ استحصال ہم خود کر رہے ہیں آج ہ فلسفہ ہم خود کر رہے ہیں اپنے آپ پر جناب اسپیکر صاحب ہم مسلمان ہیں ہمارا ایمان ہے جناب اگر ہم سچائی کے راستے پر چلیں اور سچائی کے دامن کو پکڑ لیں کبھی پھر ہم پر اتنی مصیبتیں ہم پر نازل نہیں ہو گا۔

میر محمد اسلم بلیدی : جناب پوائینٹ آف آرڈر یہ ہماری پارٹی پالیسی نہیں ہے

شورمانک بند

میر عبدالکریم نوشیروانی : پارٹی کی پالیسی اپنی جگہ پر جناب میں اتنی پاکستانی نہیں ہو میں پاکستانی ہو آں میر ایمان ہے کہ میں ایک ہی پاکستان چاہتا ہوں میں چار پاکستان کا مخالف ہوں ایک ہی پاکستان ہے اگر وفاق کمزور ہے تو تمہارے صورت کی کوئی حیثیت نہیں ہے میں وفاق کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں پھر جا کر حقوقوں کا مطالبہ ہو ایک ہی پاکستان ہے اگر وفاق کمزور ہے تو

تمہارے صوبے کی کوئی حیثیت نہیں ہے میں و جفاق کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں پھر جا کر مقوتوں کا مطالبہ ہو۔ حقوق تو ہمارا بنیادی حق ہے جہاں پر بلوچستان کے حقوق ہیں اس میں ہم دستبر عدا نہیں ہوں گے نہ ہوئے میں نہ ہوں گے جہاں تک وفاق کا تعلق ہے وفاق کا مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں یہاں ایٹم بم کی مخالفت کر رہے ہیں یہاں کا لاباغ کی مخالفت کر رہے ہیں اگر دیکھا جائے تو ایٹم بم سے پہلے پاکستان ایک ڈھانچہ تھا یہ ڈھانچہ تھا جب اس نے اتمی دھماکہ کیا اس ڈھانچے کو آپ نے روح ڈالا۔ آج آپ نے اس ڈھانچے میں آپ نے روح ڈالا۔ جو کہ آج آپ کے مخالف اس کو بری نظروں سے نہیں دیکھتے ہیں۔

اپ کا پاکستان ایٹم بم کے بلاسٹ سے پہلے ایک ڈھانچہ تھا جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا اس نے اس ڈھانچہ میں روح ڈالی۔ آج پاکستان کی طرف اب کوئی بری نظروں سے نہیں دیکھ سکتا جناب والا یہ معاشی حالت اس وقت پاکستان میں نہیں ہے آپ انڈیا میں جا کر دیکھیں پچس فیصد لوگ فٹ پاتھ پر گزارہ کر رہے ہیں جناب یہاں پر صرف ایک بات کر رہے ہیں کہ قانون کی بالادستی ہو مساوات ہو آپ اس کی بات کریں آپ یہ بات نہ کریں گے پنجاب نے استحصال کیا ہمارا سندھ نے ہمارا استحصال کیا فرنیئر نے ہمارا استحصال کیا یہاں کے لوگوں نے ہمارا استحصال کیا ہم نے اپنا استحصال خود کیا ہے ہم اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمارے اندر کتنی سچائی ہے پھر ہم پنجاب پر الزام لگائیں جناب جہاں تک بلوچستان کے حقوق وفاق کو مضبوط کرنا اس کے بعد جا کر کہو کہ بلوچستان کے حقوق دو ائین کے مطابق جو حقوق دیئے گئے ہیں اس کی ڈیمانڈ کرو جہاں تک کرپشن کی بات ہے اس اسمبلی میں ۱۹۸۵ء سے لیکر ج تک یہی کہا جا رہا ہے کرپشن

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالکریم نوشیروانی صاحب اپنی تقریر مختصر کریں۔

جناب میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر: صاحب اپ مجھے تاؤم دے دیں جناب اسپیکر صاحب جو بولنا چاہتے ہیں انہیں تاؤم دیں جو بھاشن دیتے ہیں اخبارات کا پیٹ

بھرتے ہیں جتنے لوگوں نے بلوچستان کے حقوق پر بھاشن دیئے ہیں انہوں نے بلوچستان کے حقوق پر بھاشن دیئے ہیں انہوں نے بلوچستان کے حقوق پر گلی کام نہیں کیا ہے۔ صرف اخبارات کا پیٹ بھرے۔ اخبار کا پیٹ بھرنے سے عوام کا پیٹ نہیں بھرتا ہے میری اپنی ایک رائے ہے کہ یہاں پر آپ میرت کا خیال رکھیں تو لوگوں کو حقوق ملیں گے اگر آپ میرت کو پامال کریں گے تو پھر بلوچستان کے لوگوں کو ان کے حقوق نہیں ملیں۔ گے میں اسلم صاحب سے کوئٹا کہ میں پارتی کے ہر چیز کا پابند ہوں جناب والا جہاں تک میری پارٹی کا تعلق ہے وہ پاکستان کی حامی ہے۔

**مائیک ہند جناب اسپیکر :** جناب والا یہ ہمارا جمہوری حق ہے۔ اسے آپ نے چھینیں۔ ہمارے اس جمہوری حق کو ہم سے نہ چھینیں۔ جناب میں آپ سے دوبارہ گزارش کرونگا کہ بلوچستان میں میرت کا خیال رکھیں بلوچستان کے حقوق کی بات کریں وہ گیس کی رائٹائی بڑھا میں۔ بلوچستان کی ملازمتوں کا کوٹہ ہے این ایف سی ایوارڈ کا مسئلہ ہے آپ کی فارن کی سٹیٹس ہیں آخر میں آپ کے علم میں لانا چاہیگا کہ آج صبح کے اخبار میں تھرڈ ایجوکیشن کے بارے میں لکھا ہوا تھا۔

(مائیک ہند)

**جناب اسپیکر :** یہ وقت آپ نے دیا تھا آپ کا بہت شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر :** مولانا اللہ داد خیر خواہ

**جناب مولانا اللہ داد خیر خواہ :** بسم اللہ الرحمن الرحیم

(قرآنی آیات و احادیث)

**جناب اسپیکر :** مختصر وقت میں آیتوں اور احادیث کی تشریح نہیں ہو سکتی سمجھنے والے سمجھ

گئے سب سے پہلے میں نئے وزیر اعلیٰ صاحب کو وزیر اعلیٰ بننے پر ہدیہ تبرک پیش کرتا ہوں۔۔۔ مگر

ساتھ ساتھ میں ان سے یہ بھی کوئٹا کہ

مکن بھگت پر جاہد لشکر و حشم

کہ پیش از وہ دو از بعد از تو ہم

آپ سے پہلے بھی وزیر اعلیٰ رہے ہیں بعد میں بھی ہونگے اصل چیز اپنی ذمہ داری کا احساس ہے میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے صوبہ مساتلستان ہے ایک مسئلہ نہیں کہ جس کا میں ذکر کروں۔ البتہ قرآن مجید کی جو آیت میں نے پیش کی وہ ہمیں بتا رہی ہے کہ (آیات)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم حکومت دیتے ہیں زمین پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ نظام زکوٰۃ کو نافذ کریں امر بالمعروف و نہی المنکر اور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اس نظام کو لئے آئیں اب اس نظام کو اپنانے کیلئے کیا راستہ ہے پوری دنیا کو دو چیزیں درپیش ہیں ضروریات زندگی کی فراہمی اور دوسرے امن و امان قرآن بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحدہ کیا ہے ایمان والوں سے اور نیک عمل کرنے والوں سے اور اللہ انہیں زمین میں خلافت عطا فرمائیں گے اور ان کیلئے اس نظام کو مستحکم بنا کر دیں گے جس نظام اسلام کو اللہ نے ان کیلئے پسند فرمایا ہے اور اس کے خوف کو امن سے تبدیل کر کے دیں گے یہ سچے وعدے ایمان اور عمل صالح پر ہے۔ اگر ہم حکومتی لحاظ سے اپنے اعمال کو درست کر لیں تو انشاء اللہ نظام بھی مضبوط ہوگا اور امن و امان بھی ہوگا۔

اگر حکومتی لحاظ سے بھی اپنے اعمال کو درست کر لیں حکومتی نظام بھی مضبوط ہوگا اور امن و امان بھی ہوگا اور یہ ضروریات زندگی بھی پوری ہو جائیں گے جناب اسپیکر وقت کی تنگی اجازت نہیں دیتی ورنہ میں اس کی تشریح کرتا حضور فرماتے ہیں کہ (عربی) ہر ایک میں سے چرواہا ہے اور ہر چرواہے سے اس کے ریوڑ کے بارے میں پوچھ ہوگی وزیر اعلیٰ صاحب آج آپ پورے بلوچستان کے چرواہے بن گئے ہیں پورے بلوچستان کے نمکدان بن گئے ان کی نگرانی کی آپ سے پوچھ ہوگی ہماری ذمہ داری ہے ہم آپ کو کھل کر بتائیں ہاں اس نگرانی میں ہم آپ کے معاون ضرور ہیں ہم تعاون کریں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو نیک مسورے ہم دین گے اس پر ہم عمل درآمد بھی دیکھیں اگر ہمارے مشوروں کی قدر نہیں ہوگی تو ہم اس میں پھر مفت کے مشورے دینا بھی گورا نہیں کریں گے۔ جناب میں نئے وزیر اعلیٰ صاحب سے مسائل کے سلسلے میں یہ کہوں گا کہ اس

دن مسائل کے حل میں اپ اپنے سے ابتدا کریں۔ یہ ہمیں قرآنی ہدایت ہے کہ (عربی) کہ چاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے یہ ہمیں قرآنی ہدایت ہے (عربی) چاؤ اپنے اہلپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے پہلے اپنے بد نستان پر انصاف کا نظام لے آؤ پھر اپنے گھر میں اسے نافذ کرانے کی کوشش کریں اس کے بعد (عربی) اپنے قرب جو اس نظام کو لانے کی کوشش کریں۔ تیسری منزل ہے قومی منزل (عربی) اس قوم کو ذرائع جس کے بڑے نہیں ڈرائے گئے وہ حضور کی اپنی قوم تھی قریش قریش قومی زمداری بھی ضروری ہے اس کے بعد ہے عالمی ذمہ داری (عربی) آنے عالم کے انسانوں اس کد کے مولد انہ نظام اپنے اوپر بھی اور اپنے عالم پر نافذ کرنے کے لئے کھڑے ہو چاؤ جس نیت ہمیں پیدا کیا اور تم سے پہلے والوں کو پیدا کیا اسی میں تمہاری چاؤ ہے تاکہ تم جہاں اگر پاکستان میں رہتا ہے اسور اس صوفے کی حالت بہتر بنانا ہے واج حل ہے کہ صوبے کی حد تک اسلامی قوانین جو ہم نافذ کا سکتے ہیں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ان قوانین کو فی الفور نافذ کرے۔ انشاء اللہ آپ کے سارے مسائل ان قوانین کے نفاذ سے حل ہو جائیں گے آخر میں میں آپ سے ایک بار پھر گزارش کروں گا کہ آپ ان قوانین میں نافذ کرنے میں اس کا ثبوت دیں گے کہ انہیں اختیارات کے اندر ہم آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں اور یہی ہمارا دستور اور منشر ہے ایک بارپ: ہر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ و آخرود عوانان الحمد والثناء رب العالمین۔ / شکر یہ

جناب ڈپٹی اسپیکر: سید احسان شاہ صاحب

سید احسان شاہ: جناب اگر مجھے آخر میں بولنے کا موقع دیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا آئیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: بس آخر ہے دو تین آدمی رہ گئے ہیں مولانا امیر زمان صاحب

مولانا امیر زمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر: آپ کے توسط سے مین اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے می جان محمد جمالی صاحب کو اعتماد کے ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں مبارکباد پیش کرنے کے بعد جو اس ایوان کے سامنے جان صاحب نے اپنی تقریر میں کچھ تھوڑا سا ایجنڈا پیش کیا میں سمجھتا ہوں اگر اس ایجنڈے پر عمل درآمد کیا جائے اور اس ایجنڈے کو موثر بنایا جائے تو شاید صوبے کیلئے اور اس قوم کے لئے اور اس معزز ایوان کے ارکان کے لئے کوئی ایسی دشواری نہیں آئے گی کہ وہ اس کو چھوڑ کر کوئی اسی دشواری نہیں آئے گی کہ وہ اس کو چھوڑ کر کوئی علیحدہ راستہ اختیار کر لے۔

جناب والا جہان نیک صوبائی خود مختاری کی بات کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ بات ہے کہ ہم اس میں جان صاحب کے ساتھ ہیں۔ پہلے بھی ہم کہ چکے ہیں اور ہم نے اس کی وضاحت کی ہے کہ صوبائی خود مختار میں ہم ہر شخص کے ساتھ ہیں جو صوبائی خود مختاری کی بات کرے لیکن بات ہوتی ہے لیکن عمل درآمد کے مرحلے پر کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے اب یہ ایک آسان بات ہے کہ آئین میں دی گئی خود مختاری کے مواصلات کرنسی دفاع امور خارجہ مرکز کے پاس ہو باقی تمام امور صوبہ خود مختاری کا لیکن میرے خیال میں بلوچستان کا صوبہ اس طرح خود مختار نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں ہم ان کا ساتھ دیتے ہیں اگر کوئی وہ گلی اقدام کرے اور ساتھ جان جمالی صاحب نے اپنے ایجنڈے میں جو فرمایا ہے کہ ہم نے جو قوانین بنانا ہے اس کے لئے ہم نے قرن مجید اور حدیث شریف کی طرف رجوع کرنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ چیزیں اس طرح ہیں کہ اس پر ریسرچ جج کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ہمارے وہ کچھ ادارے جو اسلامی نظریاتی کونسل کے نام سے اردو سے نام سے ہیں ان کو رجوع کرنا پڑتا ہے اور کچھ وہ چیزیں ہیں جن میں رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ واضح ہیں کہ سارے عوام بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے یہ محزب الخلاق ہیں مثلاً آپ دیکھیں قتل و غارت دنیا میں کوئی ایسا نظام نہیں ہے جو قتل و غارت کی مخالفت نہیں کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی مخالفت نہ کرے۔ زنا، چوری، جو، دنیا میں کوئی ایسا نظام نہیں ہے جو اس کی مخالفت نہ کرنے۔ اور اگر بلوچستان کے کچھ ساتھیوں کی رائے ہو کہ ہمارا صوبہ کچھ دوسرے صوبوں کو نسبت بہتر ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم اسپر کب تک

گزارہ کریں گے کہ ہمارا صوبہ باقی صوبوں سے بہتر ہے ہم دیکھتے ہیں کوئٹہ کے اندر کوئٹہ سے باہر  
 بڑے بڑے ہوٹلوں میں باقاعدہ کریٹوں کے حساب سے گانٹھوں کے حساب سے شراب لا کر  
 لوگوں کو دیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں بھی خالی پلاٹ آپکو نظر آئے وہاں پر کم از کم پچاس سو  
 آدمی بیٹھے ہوں گے اور ان کے سروں پر چادر ہوگی اور وہ بہرہ و نہیں پی رہے ہوں گے۔ اگر کوئی بھی  
 روڈ پر بڑے میٹشل ہائی وے پر جہاں کوئی ہوٹل ہو اور مسافروں کے لئے بنا ہوا ہے وہ نظر آئے تو  
 اس کو اگر آپ چیک کریں تو ضرور آپ کو وہاں سے چرس ملے گی آپ کو وہاں منشیات ضرور ملین  
 گی۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جب تک ان بر ایوں کا تحفظ گورنمنٹ نہ کرے تو کوئی بھی شخص یہ  
 کام کر نہیں سکتا ایک حقیقت ہے قتل اور بد امنی ڈاکے یہ تو میرے خیال میں روز کے معمول بن  
 چکے ہیں کل کے اخبار آپ پڑھیں میرے خیال میں قلات کے حوالے سے بیان لگا ہوا تھا۔ آج  
 کے اخبار آپ اٹھائیں تو لورالائی کے حوالے سے ایک بیان لگا ہوا ہے مرغی کی جنگ ہے یا کوئی  
 اور بات۔ پریسنگ کے حوالے سے یہ بات ہے کہ کوئی بھی اسکیم اپ پرو کریں اس کا آہدہ حصہ کم از کم  
 پریسنگ میں جائے گا تو یہ کچھ وہ چیزیں ہیں جو بالکل بر ملا ہیں۔ اور کوئی بھی دنیا کا نظام اس کی حمایت  
 نہیں کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سے میرے خیال میں ان چیزوں سے آپ شروع کریں  
 اور ٹی وہ کے جو اشتہارات ہیں وہ شاید مرکز کے حوالے سے ہوں لیکن ہمارے اختیارات کہ شہر  
 میں جو بڑے بڑے ننگے فوڈ کانوں پر لگائے ہوئے ہیں وہ تو کم از کم اتار دیں۔ جناب والا اس کے  
 حوالے سے میری ایک تجویز ہے کہ اس اسمبلی میں ایک یہاں قرارداد پاس ہوئی اور اس قرارداد  
 کی روشنی میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اس کمیٹی میں میں ہم اللہ خان سیکریٹری لاء اور دیگر ساتھی  
 تھے۔ اس باقاعدہ ایک رپورٹ مرتب کی ہے آپ کی کابینہ میں آنے والا ہے لہذا اگر اس رپورٹ  
 میں اگر عمل درآمد ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں آپ کو بہت ہی تبدیلی نظر آئے گی اور اسی طرح  
 اس اسمبلی کے فولر پر باقاعدہ اسلامی قوانین کے لئے ایک لسٹ موجود ہے اگر وہ لسٹ نکال کر اس  
 معزز ایوان کے سامنے آپ رکھ دیں اس پر سوچ لیں ہر ایک اپنے نظر سے کے مطابق سوچ لے  
 ایسی بات نہیں ہے پھر سامنے رکھ کر ہم فیصلہ کر سکتے ہیں جناب والا اور جہاں تک آپ نے صوبائی

حقوق کی بات نہیں کرتے ہیں جو ہمارے ملک اور قوم کے نقصان میں ہو ہم اس صوبائی حقوق کی بات کرتے ہیں جو ہمیں آئین نے دیا ہو ہے۔ اب مثلاً ملازمتوں کا کوٹہ ہے وہ ہمارا اپنا حق ہے ہمارے صوبے کو گیس دینا وہ ہمارا حق ہے مسئلہ سیٹوں کے حوالے سے وہ ہمارا حق ہے باقی صوبوں کی انتہائی زیادہ سیٹیں نہیں اور بلوچستان کی قومی اسمبلی میں کوئی گیارہ سیٹیں ہیں تو اس حوالے سے بھی مثلاً اپ کے سامنے یہ بات ہے ہم کیوں نہ کہیں کہ ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہا ہے کھ ملازمتیں ہمارے صوبے کو پچھلی حکومت نے دیں اور ان لوگوں کو نکال دیا گیا باقی صوبوں کے یہاں ہو گئے ہمارے ملازمین کے لئے جو کورٹ نے بھی فیصلہ دیا اس کے باوجود ہمارے ملازمین وہ تھڑے پر بیٹھے ہیں جناب والا اگر اسی حوالے سے بلوچستان پر جو قرضے ہیں اور سود ہے اکی لسٹ اٹھائی جائے اور اس کو پڑھیں میں نے کچھ میں نے کچھ مسائل کا ذکر کر دیا ہے اور جان صاحب کے علمیں لانے کے لئے کہا ہے گزشتہ دنوں میں نے اکہار میں پڑھا۔ جو لاہور سے اخبار نکلتا ہے خبریں اس میں ہے گوادر اور کراچی کی جو بندرگاہ ہیں دونوں فروخت ہو گئے ہیں اس میں امریکن آرہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری آمدنی کا جو ذریعہ ہے یہی دو بندرگاہیں ہیں اگر یہ بھی فروخت ہو گئے تو آپ سمجھیں کہ پاکستان کا آدھا حصہ تو فروخت ہو گیا اور ساتھ تعلیم اور صحت کے حوالے سے یا مختلف پراجیکٹ کے حوالے سے جیسے مینڈیٹ پراجیکٹ ہے یا اور بڑے بڑے پراجیکٹ ہیں یا نیشنل ہائی وے ہے ان تمام کی صورت آپ کے سامنے ہے ڈیز کے حوالے سے صورت حال آپ کے سامنے ہے تو میں آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ان تمام مسائل میں کم از کم ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اگر رابطہ کو ضابطہ پر مقدم نہ کریں تو آپ کی حکومت چلے گی میں آپ کو کہہ سکتا ہوں اگر آپ نے رابطہ کو چھوڑ کے ضابطہ کو مقدم کر دیا اور ارد گرد میں چارپانچ ساتھیوں کو اعتماد میں لے لیا اور باقی تمام پارٹیوں کو چھوڑ دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر حالات صحیح نہیں ہوں گے یہ صحیح نہیں ہوں گے یہ صحیح نہ چل سکے تو میرے آپ سے گزارش ہے کہ ضابطہ رکھیں یہ ہماری آپ سے گزارش ہے اور جو نئی حکومت بن گئی ہے اگر اس فی حکومت نے بھی لوگوں کو کچھ نہیں دیا آپ کی قیادت میں کچھ نہیں

ہو تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہماری قوم اب اس سٹیج پر پہنچ گئی ہے کہ ایک دن آپ بغاوت کی بات سن لیں گے اور یہ لوگ روڈ پر نکلیں گے اور جب سیلاب آئے گا تو اس سیلاب میں نہ میرا چاؤ ہے اور نہ آپ کا چاؤ ہے۔ اور میں یہ واضح طور پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ سیلاب آنے والا ہے کب تک لوگ انتظار کریں اور کب تک لوگ انتظار کریں اور کب تک یہ ہوتا رہے گا آپس میں میں آپ اور رحیم مند خیل اور اسلم گنجی لڑتے ہیں اور ہر عوام کا غرق ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے آپس میں ہم لڑتے ہیں ہم متحد ہو کر قوم کی خدمت کریں۔ اگر ہم قوم کی خدمت نہیں کر سکتے ہیں تو پھر کم از کم جان صاحب سے بین گزارش کروں گا کہ پلٹھر آپ اسی میز پر لوگوں کو کہیں خدا حافظ میے یہ نہیں ہو سکتا ہے تو جناب والا میں جمعیت العلمائے اسلام کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کچھ مسائل کی میں نے نشان دہی کی ہے اور پھر زندگی رہا اور ہم کاپینڈ میں شریک ساتھ رہے اور اسمبلی میں شریک ساتھی ہیں ایک دوسرے کے سامنے مسائل رکھتے رہیں گے۔ اور ہم ساتھ دیں گے اور پہلا جو نقطہ قرآن شریف اور احادیث کا کہا ہے اس پر آپ انشاء اللہ ہمیں پیچھے نہیں دیکھیں گے اور بلوچستان کے مسائل پر ہم آپ سے آگے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عن توفیق دے بارہ ہوں وزیر اعلیٰ ہے جو یہ اسمبلی منتخب کر رہی ہے آج تک تمام یہ مسائل کاغذوں میں موجود ہیں اور اس فلور کے ریکارڈ پر موجود ہیں گلی اقدام قانونی اقدام اس کے لئے نہیں ہوا ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس کے لئے آپ قانونی اور عملی اقدام کریں گے اور ہم انشاء اللہ آپ کا ساتھ دیں گے جہاں تک برابری کی بنیاد پر بات ہو رہی ہے پر بات ہو رہی ہے یا وزیر اعلیٰ کی بات ہے مین مختصر کموں گا جب تک آپ قانون کو ہاتھ میں لیں اور قانون کی بالادستی ہو تو پھر کوئی قوم کسی دوسری قوم پر بالادست نہیں ہو سکتا ہے۔

شکریہ: دو آخروں عوامان الحمد للہ رب العالمین

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** اب سوادوچ تک کے لئے نماز کا وقفہ ہے شاید وزیر اعلیٰ نے کہیں

جانا بھی ہے۔ مگر نماز کے وقفے کو نماز کے لئے ہی ہمیں استعمال کرنا چاہئے۔

(اجلاس کی کاروائی ایک سبھر پینتالیس منٹ پر نماز کے لئے ملتوی ہو گئی)

نماز ظہر کے وقفہ کے بعد دو بجے پچیس منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ شروع ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حاجی بہر ام خان اچکزئی صاحب

حاجی بہر ام خان اچکزئی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر میں آپ کا بہت مشکور

ہوں کہ آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا سب سے پہلے میں اپنے پارٹی اور علاقے کی کارکنوں کی طرف سے نئے قائد ایوان کو اعتماد کا ووٹ لینے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ویسے تو ساتھیوں نے کافی بحث و مباحثہ کیا ہے البتہ میں چند گزارشات کے ساتھ جیسے ہمارے قائد ایوان صاحب نے فرمایا تھا کہ چودہ اگست کے خوشی میں قیدیوں کے دو مہینے کی معافی دے دی میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پچاس سال یا اکاون سال گزرنے کے باوجود ہمارے ملک پیچھے جا رہی ہے اس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں کیوں جا رہی ہے۔ یہ تو چاہت ہے کہ ہماری دلوں میں خلوص نہیں اور اس ملک کے ساتھ ہماری وفاداریاں ثابت نہیں ہوئی اس لئے کہ یہ ملک جس چیز کے نام پر آزاد ہوا ہے جو اسلام کے نام سے اسی کی ایک نکتہ بھی ہم نے ملک لاگو نہیں کیا وہی جو پچاس سال سے پہلے ہمارے ملک پر جو قانون نافذ ہے وہی قانون ابھی تک نافذ ہے وہی قانون کی پیروی ہم لوگ کر رہے ہیں تو جس چیز کے نام پر ہم نے ملک آزاد کیا اسی کی سزا ہمیں مل رہا ہے جو ہمارے ملک پچاس سالوں میں پیچھے جا رہی اور آگے نہیں بڑھ رہا اور جو ہمارے حضرات وزیر اعلیٰ صاحب سترہ مہینے پہلے جو حلف اٹھائے تھے اس نے اسی فلور پر چند گزارشات کی کہ ہم صوبائی گورنمنٹ کو ایک پالیسی کے تحت چلائیں گے سب سے پہلے امن و امان اور دوسری بات کرپشن کو ختم کرنا سترہ مہینے میں کرپشن اس سے بڑھ گئی اور امن و امان اس سے زیادہ خراب ہو گیا یہ کس وجہ سے کہ جو ہمارے بیورو کریٹس حضرات تھے ان کو گورنمنٹ کی تعاون حاصل نہیں تھی اور دوسری بات اس میں خراب یہ تھی کہ ساتھیوں کے ساتھ مشورہ نہ کرنے پر اس کو یہ انجام دیکھنا پڑا تو ہمارے جان محمد جمالی صاحب سے یہ درخواست ہے کہ جو ان کی ٹیم ہے ان کے مشوروں سے اگر چلے گی تو انشاء اللہ جو باتیں

آج اس نے اسمبلی میں کیا وہ باتیں انشاء اللہ ان کے سات جو تيم ہے اکیلا ان کی ذمہ داری نہیں جو ہم اس ردال رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ یہ کرے وہ کرے یہ ہماری سب کی ذمہ داری ہے کرپشن کی بات کرتے اسلام کی بات کرتے ہیں شکر الحمد للہ ہم سب مسلمان کلمہ پڑھتے ہیں لیکن جب اسلام آتی ہے تو ہم سب پیچھے ہٹتے ہیں کوئی اپنی پشتون کی بات کریگا ہے کوئی بلوچ کی بات کرتے ہیں جیسے ہمارے نوشیروانی صاحب فرما رہے تھے میں ان کی باتوں کی بھرپور حمایت کرتا ہوں جو اسے بات کی ہے کہ ہمارے قائدین جو بلوچ اور پٹھان کی بات کرتے ہیں تو ہم مل کر کے ایک ہو جائیں تو انشاء اللہ ہمارا صوبہ آگے بڑھے گا یہاں پر جو ہمارے اصل مسئلے درپیش ہے جیسے مصطفیٰ خان صاحب نے فرمایا کہ پولیس تو صوبے میں جزوی چیز ہے لیکن ہم پر جو بڑی سانپ حاوی یا مصلحت ہے مرکزی گورنمنٹ جیسے ایف سی کہتے ہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ دس پندرہ دن قبل ہمارے چین میں بے گناہ آٹھ یا نو افراد کو مارا صرف دو بوری آٹا گھر لے جانے پر اور جو بڑے اسمگلر ہے ان کے ساتھ باقاعدہ ان کی پارٹنرشپ ہے جو ایف سی کے بڑے بڑے جو بارڈروں پر لگے ہوئے ہیں وہ باقاعدہ ہفتے یا دس دن کے ٹھیکے پر جس لاکھ یا پچیس لاکھ پر دیتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے چیف سیکرٹری صاحب کو کل ہدایت کی تھی جس نے ایک جج مقرر کیا یا نیگورٹ کا تو انشاء اللہ دس پندرہ دن میں یہ ثابت ہوگا جو انکو آڑی ہوگی جو بے گناہ لوگ مارے گئے ہیں ایف سی کی وجہ سے میرے خیال میں وہ ثابت نہیں کر سکیں گے کہ ان سے کوئی پانچ سو کا چیز پکڑا گیا ہے وہاں اگر کوئی جا رہا ہے تو دو ٹین گھی گھر کے لئے جا رہا ہے کوئی دو بوری آٹا لے جا رہا ہے۔ یا کسی کو انمون نے روکنے کے لئے آواز دی جو نہیں روکے تو انہیں ہمدے دے دو صوبائی گورنمنٹ وہاں پر ہم ان کورٹ کو بیٹھا دیں گے یہ جو رات کے ٹائم بارہ بجے ایک بجے ہوتے ہیں تو پچاس ٹرک وہ اس کو ہمیں بتا دیتے ہیں۔ فلائنگ ٹرک اس نمبر بھی بتا سکتے ہیں ایک ہفتے یا آٹھ دن کی بات لیویز والوں نے دو ٹرک پکڑتے تھے تو ایف سی والے خود جا کر اس کو چھڑوایا اور لیویز کے تحصیلدار نائب تحصیلدار کو بھی پکڑ کر کے لا کر قلعہ میں بند کر دیا کہ آپ نے کیوں ان کو پکڑا چونکہ انمون نے ایف سی کے دو ٹین کر اس کیا تھا اس سے آگے لیویز والوں نے ان کو پکڑا تھا تو اس پر غور ہونا

چاہئے وزیر اعلیٰ صاحب سب سے پہلے سارے مصروفیات سے بالاتر ہو کر سب سے پہلے ہمارے اس مسئلے پر جو غور ہونا چاہئے وزیر اعلیٰ صاحب سب سے پہلے سارے مصروفیات سے بالاتر ہو کر سب سے پہلے ہمارے اس مسئلے پر جو ہمارے مکران ڈویژن سے لیکر ہمارے چمن تک یہ جو ایف سی والے ناجائز کر رہے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ اسمگلنگ کو چھوڑوں اسمگلنگ یہ لوگ ہند نہیں کر سکتے کیوں کہ ان کے مفادات کے خطرہ ہوتا ہے۔ کرنل صاحب صوبیدار میجر صاحب ایک صوبیدار میجر صاحب تھا وہاں پر جو اچھا سلوک کر رہا عوام کے ساتھ اس کو کوئی بریڈیر صاحب کو اچھی ریٹائر ہو گیا ہے اس نے ساتھ لاکھ روپے لیکر وہ بلوچ تھا محمد بخش نامی ابھی پشین میں ہے اس کو ممہر جہٹ تک تبدیل کر کے جو محمد شیر کو لایا گیا چمن میں ابھی چمن والوں کے روزانہ ایک دو قتل اس کے ہاتھ سے ہوتے ہیں تو برائے مہربانی وزیر اعلیٰ صاحب سے میری یہی درخواست ہے کہ ہمارے عوام پر یہ بڑا احسان ہو گا کہ ایف سی واولوں سے یہ بات طے کریں کہ ٹھیکہ ہے اسمگلنگ کرنے والوں کو آپ بالکل ماریں ان کے لئے زمین کہیں گے جو ان بے چاروں کو اسی دن اخبار میں آیا تھا کہ تین شہریوں عام شہری اسمگلوروں کے ساتھ مقابلہ ڈائن بھاگ رہی تھی اس کے پیچھے فارنگ کر کے عام شہری جو ہوٹل میں بیٹھیں ہوئے تھے تین مارے گئے ایک موقع پر ہلاک ہو اور دو شدید زخمی ہوئے تو اس کے ساتھ وقت بھی کم ہے میں ایک بات پھر وزیر اعلیٰ صاحب کو اعتماد کی ووٹ لینے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ٹیم اسکے ساتھ ہو گا تو پھر ہم انشاء اللہ صحیح چلیں گے۔ اگر ہم اسکول بیک میل کریں گے روزانہ ناجائز سفارشیوں کو اسیں گے جیسے بسم اللہ خان صاحب نے فرمایا کہ سترہ گریڈ کی پوسٹ پر ہم گیارہ گریڈ والے کو بیٹھا دے یا بیس گریڈ کے پوسٹ پر سترہ گریڈ والے کو بیٹھا دینا اگر ہم جمیرٹ پر چلیں گے تو انشاء اللہ یہ صوبہ ترقی کرتے گا شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ جناب اسپیکر سب سے پہلے میں قائد ایوان اور اپنے نو منتخب

وزیر اعلیٰ کو اپنی جانب سے اپنی پارٹی کی فی این پی کی جانب سے اور صوبے میں آباد صدیوں سے اقلیتی برادری کی جانب سے بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس امید کے ساتھ جس امید کا

وزیر اعلیٰ صاحب نے خود اظہار کیا اپنی تقریر کی دوران ہمیں صوبے میں اپنے دوست کے حوالے سے ایسے نشانات اپنے کردار کے حوالے سے چھوڑ کر جاؤں گا کہ اس کو بلوچستان کے عوام یاد رکھیں گے اور میں سمجھتا ہوں میر جان محمد جمالی صاحب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ سیاست دان صرف نہ بلکہ اس کے اپنے کردار کے حوالیسے کرپشن سے ناپاک شخصیت کے مالک ہیں صوبے کے عوام اور تمام اراکین اسمبلی یہی امید رکھتے ہیں کہ وہ اس صوبے کے قانونی اور سیاسی حقوق کے لئے برابری کے لئے تمام ممبران کو ساتھ لیکر چلیں گے یقیناً یہ عمل ہوگا تو انشاء اللہ اپوزیشن بھی ہر وقت ہر اقدام پر ساتھ دے گی شکریہ۔

میں سمجھتا ہوں سردار صاحب کی حکومت میں بھی ایک کی شاید اعتماد کی رہ گئی تھی جس کی وجہ سے پرالم ہمیشہ آتے تھے اعتماد وہ ساتھ ہے جو ایک دوسرے کو انشاء اللہ چلاتے رہیں گے اور جہاں تک یہ کرپشنز کی بات ہوئی ہے یہ ہوتے ہیں سفار شوں کی بات ہوئی ہے دوسروں کی بات ہوئی ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اس میں خوشامدل ہوتے ہیں میں تین چار منسٹریاں گزار چکا ہوں نئے پرسنٹ عوام ہمارے پاس آتی ہے پوسٹنگ ٹرانسفر کے لئے دس پرسنٹ نو سے پرسنٹ یہی ہمارے اپنے کلرک اسی اسمبلی سے تعلق رکھنے والے آتے ہیں اس میں بھی ہم نے یہ دیکھا ہوگا کہ اگر ہم سفارش کا اتنا زیادہ عمل کر دینگے تو کوئی بھی آدمی ادھر آئیگا ٹیم وہی ٹیم ہے لیڈر چنچ ہو گیا ہے صوبہ اس جگہ پر پہنچ گیا ہے کہ ہمارے پاس تنخواہ دینے کی ماسوائے کچھ نہیں ہے اور تنخواہیں جو دیتے ہیں وہ بھی اسی پرسنٹ لوگ ڈیوٹی مہینہ دیتے ہیں ہمارے پاس مزید ان چیزوں کو اس طرح چلانے جیسا ہم لوگ چلاتے آرہے ہیں گنجائش نہیں ہے اگر ہم نے کر دیا تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ آنے والی ہم کو معاف نہیں کریں گے مختلف capacity میں مرکز کے ساتھ بھی میرے رابطے رہے ہیں ہر جگہ ہم نے چاہے وہ فنانس منسٹر کے رول میں ہو چاہے پی اینڈ ڈی منسٹر کے رول میں ہو چاہے ایک سیاسی حوالے سے جو ہماری فیڈرل پارٹی ہے ان کے حوالیسے ہو تو انشاء اللہ یہاں کے وہ بیورو کریٹ جو ہمارے ساتھ ادھر بیٹھے تھے ان میں ملنگز میں وہ گواہی دینگے کہ کبھی بھی ہم نے spare نہیں کیا ہے قطعاً مسلم لیگ کا کوئی بھی ساتھ کسی سے بھی پیچھے نہیں رہا ہے اور نہ

رہیگا عوام گواہ ہے جب گیس کا مسئلہ تھا بلوچستان کا یہ نواب گیس وزیر اعلیٰ تھا اس کی اجازت سے  
 میں گیا اس نے کہا تھا کہ اگر میری حکومت جاتی ہے تو جائے لیکن گیس کو چنانا ہے پھر وہی جو ہم  
 لوگوں نے ڈاکٹر نیصاحب نے رٹ کی وہی گیس کو ہم نے چائی چاہئے این ایف سی پے تھا میں نے  
 ان کو یہ کہا کہ اگر بلوچستان کی حق میں نہیں ہو چاہئے آپ مجھے فارگ بھی کر دیں میں دستخط  
 نہیں کرونگا اس نے کہا کہ بلوچستان کی حق میں نہیں ہوگا تو میں بھی یہ اجازت نہیں دوں گا کہ اب  
 کسی بھی طور پر اس پر دستخط کرے انشاء اللہ آگے بھی چاہئے وہ مسلم لیگ کی حکومت رہی ہو  
 چاہئے وہ پیپلز پارٹی کی حکومت رہی ہو ایک سوچ ہم لوگوں نے بنایا ہوا ہے کہ صوبے کے حقوق  
 کے حوالے سے ہم نے مثبت سوچ سے اور بہتر انداز سے جو کریم نوشیروانی کہہ رہا تھا کہ باسن  
 دیتے ہیں یا کیا دیتے ہیں باسن سے نہیں چلتا ہے کام پر یکنیلی ہم لوگوں کو کام کرنے پر پھینچے اور وہ  
 حصہ کو ہم لوگوں نے سچ کرنا ہو گا جدھر سے یہ چیز آتے ہیں اراچھے ٹیز ہم لوگوں نے بھیننے ہو گئے  
 باسن تو منان چوک والا ابھی اسمبلی میں بھی شروع ہو گیا اسمبلی سے جا کر پتہ نہیں کینٹ میں بھی  
 شاید یہ باسن شروع ہو جائے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم لوگوں کو پریکٹیکل کی طرف آنا پڑیگا۔  
 ایک ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ یہاں اس حوالے سے یہ کہا گیا کہ فیڈریشن میں سمجھتا  
 ہوں ہمارے فیڈرل کے جو ساتھی وہاں بھی ہماری حکومت ہے ان کو بھی ہم نے مارا یہ سمجھایا ہوا  
 ہے کہ پاکستان صرف ایک جگہ کا نام نہیں ہے پاکستان ہے فیڈرل گورنمنٹ اینڈ فیڈرل یونٹس  
 اگر ان میں کوآرڈینیشن صحیح ہوگا اور ان میں ہارڈورننگ نہیں ہوگی ان میں اناف ہوگا تو اس پاکستان  
 کو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا ہاں اگر ان میں کوئی فرق آتا ہے پچھلی ادوار میں یہ بات بھی کسی حد تک  
 صحیح ہے چاہئے وہ ہماری مرکزی حکومت رہی ہو چاہے وہ دوسروں کی رہی ہو بلوچستان کے  
 حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ نظر انداز کیا ہے بلوچستان کو چاہئے آپ ہائی ویز کی شکل میں دیکھ  
 لیں چاہئے جو فیڈرل انجمنز کام کرتی ہے یا فیڈرل دیپارٹمنٹس کام کرتے ہیں کارپوریشنز کام  
 کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں ہر دور میں بلوچستان نظر انداز رہا ہے لیکن اس کو ابھی ہم نے  
 cover کیا ہو گا یہ محرومیاں جو ہیں ابھی پچھلے سال کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تیرہ ارب

کے فیڈرل جٹ میں نیشنل ہائی وے میں بلوچستان کو صرف تیس کروڑ ملے ہیں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی شیئر ہے یہ غلط ہے اس طریقے کو ہم نے ان کو بھی سمجھانا ہوگا کہ یہ طریقہ اگر چلانا ہے تو پھر گوڈ گورننس نے ہم لاسکیں گے نہ اپ انصاف کر سکیں گے اور جہاں انصاف نہیں ہوتا ہے وہاں ہمیشہ تباہی آتی ہے یہاں صوبے کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں بھی ہم نے بیلنس رکھنا ہوگا ہر فرد تک ہم نے اس کا پہنچانا ہوگا چاہے وہ پتھان ہو چاہے وہ بلوچ ہو چاہے وہ پنجابی ہو چاہے وہ ہزارہ ہو ہر فرد تک اس کا حق پہنچانا اور انصاف پہنچانا ہوگا دھر بھی ہم لوگ یہ کر دیں کہ یہ فلانا زور آور ہے اس کو زور زیادہ دیدو فلانا کمزور ہے تھوڑا کم لے جائے اور یہ جو اس کی نمائندگی جو کلوے ہاتھوں میں ہے اس کو زیادہ دیدو نہیں اس طریقے سے بھی نہیں چلے گا یہاں اگر ہم نے انصاف کا تقاضا پورا نہیں کیا تو کوئی بھی گورنمنٹ چاہے وہ صوبائی ہو چاہے مرکزی ہو وہ چل نہیں سکتی ہے تو بیٹوں کے حوالے سے بھی اگر دیکھا جائے اضلاع کے حوالے بھی دیکھا جائے نمائندگی کے حوالے سے اگر دیکھا جائے ہم نے ہر سطح پر ایک بہتر گورننس پیدا کرنی ہے انصاف دینا ہے اور ان میں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تاج جمالی صاحب ہمیشہ کہتے تھے کہ وزیر جو بھی برے کام کرتے ہیں بولتے ہیں تاج جمالی کی گورنمنٹ یہ کرتی ہے ار جو کوئی اچھا ہوگا بولتا ہے میں نے یہ اچھا کیا میں سمجھتا ہوں کہ جان جمالی جو کچھ کریگا ہم یہ ساتھی جو ہے ہم یہ اس سبلی اس میں برابر ذمہ دار ہیں اگر اپوزیشن اس کے غلط پوائنٹ کو پوائنٹ آؤٹ نہیں کرتے تو اپوزیشن بھی اس میں آجاتی ہے تو ہم نے اکٹھے لے کر کے جتنے ہم ریفرنسلیٹی ٹی مانگتے ہیں جب ہم حکومتوں میں شامل ہوتے ہی پارٹی نمائندگی چاہتے ہیں اپنے پارٹی کے حوالے سے علاقے کے حوالے سے تو حکومت میں بھی اچھے کاموں میں بھی اتنے شیئر ہم کو کرنا ہوگا اور یہ پوسٹنگ ٹرانسفر سے یا سترہ کو انیس پر لگا دو انیس کو سترہ پر لگا دو اس سے اس صوبے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے کیا فرق ہوتا ہے کچھ فرق نہیں ہوتا ہے وہی بیورو کریٹس کو ناز لیتے ہیں اور اس کو نواز لیتے ہیں اس کو ادھر اس صوبے کے لئے ہم نے کام کرنا ہوگا آج اگر دیکھا جائے تعلیم کا یہ حالت ہے میں سمجھتا ہوں اسی پر سنت جو میٹرک پاس لڑکے ہیں وہ اپنے درخواستیں نہیں لکھ سکتے کہ مجھے

اپوائنٹ کر دو۔ اپوائنٹمنٹ کے لئے درخواست نہیں لکھ سکتے ہیں ایک پھٹی کے لئے درخواست  
 نہیں لکھ سکتے ہیں اس کی طرف ہم نے توجہ دینا ہو گا کہ آج جو ہمارے سنٹرزمیں ہو رہا ہے آج جو  
 ہمارے پنجاب نے ترقی کی اس دن من شہباز شریف سے بات کر رہا تھا وہ بتا رہا تھا کہ یہاں جو نقل  
 ہے نقل کے رجحان ہم نے زیر و کر دیا ہے چاہئے ہم کو آرمی منوالو کرنا پڑا چاہے ان کو کوئی بھی وہ  
 چیز ہو الو کرنا پر ہم نے بھی ان چیزوں کی طرف دیکھنا ہو گا صوبے کا تیس پر سنٹ یا پینتیس پر سنٹ  
 جٹ جو ہے ایجوکیشن پر خرچ کر رہے ہیں اگر وہی میسے ہم اٹھا کر کے ہر باپ کر دیدیں کہ جس  
 کے دوپے ہو کر بلا جاؤ تو اپنے بچے کو گرا گرا اسکول پڑھا دو وہ ہم کو اس سے کم خرچے میں پڑینگے ہر  
 ایک کو اگر گرا گرا اسکول میں پڑھا دو وہ ہم کو اس سے کم خرچے میں پڑینگے ہر ایک کو اگر گرا گرا  
 اسکول پڑھا دو وہ ہم کو اس سے کم خرچے میں پڑینگے۔ ہر ایک کو اگر گرا گرا اسکول میں پڑھا دیا ہر  
 ایک کو اگر ہم کسی پرائیوٹ اچھے ادارے میں پڑھا دے بھی ہمارا جت جو ہے ایجوکیشن کا کیونکہ  
 اب آبادی ہماری کم ہے خوش قسمتی سمجھو اس کو کہ ہم اس کو کنٹرول کر سکتے ہیں لیکن یہ ہے کہ  
 یہ سب تک ہم لوگ سرکاری ملازمین کو پالتیر ہیں گے کہ ان لوگوں کی خاطر ہم نے پورے  
 بلوچستان کو دھکا دے کر کے انہیں رکھا ہوا ہے کیوں رکھا ہوا ہے آیا کیا وہ پرائیوٹ ہی چیز نہیں  
 سنبھال سکتے ہیں اگر انہوں نے اپنے معیار بلند نہ کیا تو لازماً آج ہم بھی کرینگے ہمارے بعد کوئی  
 مسلمان آئیگا ہمارے بعد کوئی اچھا ایڈیٹر اس کو یہ کرنا پڑیگا کہ یہ تعلیم کے نام پر جو پسماندگی  
 پھیلائی جا رہی ہے اس کے طرف توجہ دینا ہو گا اسی طرح ہماری ایریگیٹیشن ہے میں سمجھتا ہوں  
 نصیر آباد سائڈ میں وہاں ہماری کینال ڈیولپمنٹ کی ضرورت ہے سردار صاحب ہمارے ساتھ بات  
 کر رہے تھے کالا باغ کے اوپر کہ کیا کرے ہم نے کہا چھوڑو سندھ کو سندھ اپنا موقف پیش کرے  
 فرٹیر اپنا موقف پیش کرے آپ کالا باغ میں دائر شیمیر سیکور کرا کر کے کسی کینال لے آئے سی  
 تک یہ پورا پلیر آپ بات کریں اگر صوبے کی آپ بات کرتے ہیں ہاں ٹھیک ہے ہمدردیاں ملک  
 کے لیول پر سب کے ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں کہ پورے ملک میں ایک  
 Better ڈیولپمنٹ ہو کہ صرف ڈیولپمنٹ کا مجموعہ ایک صوبے میں نہ جائے۔

ایک علاقے میں نہ جائے لیکن جہاں تک اپنے صوبے کی نمائندگی ہم کو اس طریقے پر کرنا چاہئے کہ ہم اپنے رائیٹس کے لئے پروویجٹ کریں کیونکہ سب سے برباد اس ملک میں ہم ہے سندھ ہم سے بہت ۵ لبادے فرنٹیر ہم سے بہت آباد ہے سب سے برباد ہم ہیں اس طرح دوسرے ہم لوگوں کو اسی پریکٹس مین سال ڈیم لینے چاہئے تھے کم سے کم اگر دس پندرہ ارب روپے اس میں ہم کو مل جاتے ہیں یہ ہائی لینڈز جو آپ کا ہے یہ پورا آباد ہو جاتا آج ہائی لینڈز کا آپ کا یہ حالت ہے کہ اس کی پانی ہر سطح ہر سال اتنے گر رہے ہیں کہ کئی کئی ٹیوب ویلز جو ہے وہ ڈرائی اف ہو گئے اس کو آپ لوگوں نے کرنا ہو گا آپ اپنے وسائل سے اس چیز کو کور نہیں کر سکتے ہیں اور اپنے وسائل سے ان بلاکوں میں جو کمی ہے صوبے بلوچستان کے ساتھ اتنے پیسے نہیں ہے کہ وہ پوری کر سکیں ہم نے ان ترجیحات کو بھی دیکھنا ہو گا اور میں سمجھتا ہوں تعلیم یافتہ اور ایک شیر کی علامت جو ہم نے دیکھا ہے جان جمالی میں اس حساب سے اگر ہم چلتے گئے تو کوئی مشکل نہیں ہے کسی بھی ساتھی کے لئے اگر ہم ذاتی اغراض سے یا ذاتی خول سے بہار نکل کر کے ایک صوبے ایک ملک کے لئے بہتری کا سوچیں تو سوچ آسکتی ہے صرف نعرے سے کل تک جو لوگ ان کو اچھا کہتے تھے۔

آج ان کی حکومت نہیں ہے اسی منان چوک پر لوگوں کو گالیاں دیتے ہیں ایک دن میں کس طرح چنچلتے ہیں اس سے ایک دن پہلے ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے قطعاً ایسی بات نہیں تھی یہ لوگ تھے جو ان کے سفارشیں کر رہے تھے نواب صاحب بیٹھا ہوا تھا بن جمالی بیٹھا ہوا تھا ہاشمی بیٹھا ہوا تھا یہ میرے گواہ ہیں ایک رات ہم لوگوں نے سیاست میں بھی اتنا سوچ نہیں لانا چاہئے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہر صورت مین مرکز کو فالو کرتے جائیں یا ہر چیز پر کمپر دماز کر کے آپ اسے بول جائیں لیکن ان پر اسٹنٹ اپنے پولیٹیکل بھی وہ رکھنا ہو گا پولیٹیکل آئیڈیا جو ہے یا لائنسز جو ہے یا پولیٹیکل سوچ جو ہے اس کو کونسنٹ رکھنا ہو گا وہ اس سائیت کو صوبے کے بہتری کے لئے نہ کہ ایک علاقے کے یا ایک پارٹی کے بہتری کے لئے ہم نے پانا نا ہو گا یہ چاہئے ہم ہوں یا دوسرے جو ہمارے پارٹیز بلوچستان کے یہ سب کے اوپر میں سمجھتا ہوں یہ ذمہ داری آتی ہے آخر میں جان جمالی صاحب کو مبارکباد دوں گا اور سب ممبران کو بھی مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے نہ کہ اس ووٹ سے

جان جمالی صاحب کو پہلے کامیاب کروایا آج اعتماد کا ووٹ دیا اور سب پارٹیوں کا بھی میں شکر گزار ہوں خصوصی طور پر پختون خواہ میپ کا جنموں نے فی سبیل اللہ ہماری مدد کی ہے بقیا تو چلیں ہم حکومت میں ہیں جے یو آئی سی ہم مسلم لیگ بھی پی این پی بھی پیپلز پارٹی بھی پی این ایم بھی ایہ ان کی جو کارپوریشن ہے ہمارے ساتھ انشا اللہ ہمارے ذہن میں رہے گا ہمارے سوچ میں بھی رہے گا اور حکومت جو چلائیں گے سب اپوزیشن کو بھی ہمارے یہ خیال ہے کہ ایک اعتماد سے یہ چلیں صرف یہ نہ ہو کہ جو وزیر بن جائیں کو اس کی حکومت ہو وہ ایک اعتماد سے جب اعتماد سے چلے گا چاہے وہ اس ہاتھ پر بیٹھا ہو اس کو بھی اتنا ہی بلوچستان کا حق پہنچتا ہے چاہے اس ہاتھ پر بیٹھا ہو۔

ہاں ذمہ داریاں سنبھالنی ہوتی رہتی ہیں میوزیکل چیز ہے ہم نے کئی دفعہ دیکھا ہے آج جان جمالی ادھر بیٹھا ہے کل ادھر بیٹھا ہو گا کل ادھر بیٹھا تھا ج اور بیٹھا ہے جو لوگ کل ادھر بیٹھے ہوئے تھے وہ آج ادھر بیٹھے ہیں یہ میوزیکل چیز ہے یہ گھومتا رہتا ہے کسی ایک آدمی کے کونسنٹ یہ نہیں رکھتا ہے نہ کسی ایک پارٹی کے اوپر کونسنٹ رکھتا ہے ہم کو مجموعی سوچ لگھلانا پڑے گا تاکہ کل کے لئے بھی ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ دروازے کھلے ہوں کل کے لئے بھی ایک دوسرے کا ہم احترام اور سوچ کر سکیں اور ایک دوسرے سے خندہ پیشانی سے مل سکیں (بہت شکر یہ)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب آغا موسیٰ جان صاحب

عبدالرحیم خان مندوخیل: جعفر کان مندوخیل صاحب کا مشکور ہوں کہ واقعی ہم نے فی سبیل اللہ ان کی حمایت کی ہے لیکن اللہ کے اصولوں کے لئے کہ ان اصولوں پر ہم چاہتے ہیں کہ جمالی صاحب اور ان کی گورنمنٹ قوموں کی برابری انسانوں کے مابین جمہوریت برابری ان اصولوں پر وہ چلیں تو ہم جو ہیں ہم نے اس حوالے سے اس امید کے ساتھ ان کی حمایت کی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: فی سبیل اللہ میں گورنمنٹ کے لئے منیسٹر کے حوالے سے یہ کہا ہے نہ کہ قومی حقوق کے حوالے سے یا آپ کے اس صوبے کے حوالے سے وہ نہیں میں نے صرف یہ کہا تھا کہ ہم لوگوں کو توچھ مل رہا ہے وزارت مل رہی ہے۔

## جناب ڈپٹی اسپیکر: آغا موسیٰ جان صاحب

پرنس موسیٰ جان: بسم اللہ الرحمن الرحیم: جناب اسپیکر میں جمالی صاحبجو چیف منسٹر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بلوچستان کے مفاد کو سب سے بالاتر سمجھیں گے جناب عالی کہنے کو تو کچھ رہ نہیں گیا لوگوں نے بہت کچھ کہ دیا یہ ضرور کمونگا کہ کچھ لوگ وفاق کے حقوق میں اور ہمارے کچھ مریبان دوست پنجاب کے حق میں بھی بول رہے ہیں میں ۵۱ سال پیچھے جانا چاہوں گا جناب عالی میرے خیال میں آپ سب کو معلوم ہو گا کہ جب پاکستان وجود میں آیا جناب عالی تو تین ستون تھے جس پر اس کا بنیاد رکھا گیا Thes is in written جناب عالی اور اس کا گواہ برطانوی تاج ہے جو اس وقت کابادشاہ تھا اور ایک سپر پاور تھا جناب وہ ستون اسلام بر اور ہوڈ ڈیمو کریسی لیکن جناب عالی بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے یہ تینوں چیزیں پامال کی گئی اسلام سب سے پہلے کمونگا کہ میں ایک مسلمان ہوں اور میرا ایمان ہے نام میں نہیں لونگا وہ ایک بہت بڑا سٹ ہے جس میں پشتون اور بلوچ سب شامل ہیں قرآن پر لوگوں کو قسم دے کر عمر بھر تک زندان میں ڈالا گیا قرآن پر قسم دے کر لوگوں کو پھانسی کے تختے کو تو بہت کچھ ہے جناب لیکن میرا نام بہت کم ہے کالا باگ ڈیم جو اس وقت پنجتو نچواہ صوبے کا اور سندھ کا تباہی آپ ہے سکتے ہیں جناب لیکن ہمارے سینئرل کے گلدستے اس چیز کو محسوس نہیں کر رہے ہیں یہی وجوہات تھی جناب عالی کہ ۱۹۷۱ء میں جب نکال ایک بہت باری میجرائٹی کسی کی نہیں آئی وہاں ہمارے پنجاب کے دوستوں نے گھٹ جوڑ کیا سو دلہازی کی یہاں تک کہ جنرل نیازی نے کہا کہ ہم چھ مہینے تک لڑ سکتے ہیں لیکن جناب مفاد پنجاب کا تھا اسلام کے تاریخ میں سب بڑا سلنڈر Ninty Thousand Troops کوئی ڈھکی چپی بات نہیں ہے کیونکہ اس میں پنجاب کا مفاد تھا اور میں ابھی دیمو کریسی پر آتا ہوں جناب والا پاکستان کی تاریخ کو اگر آپ دیکھیں جناب اسپیکر تین زبردست مارشل لاء یہاں پر آئے کہ یہ خیلچنگیز خان اور ہٹلر کی یاد تازہ ہو گئی تو جناب والا اگر جمالی صاحب یہ سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہیں اور ہماری حقوق کی بات مرکز میں کرتے ہیں ہمارا

حقوق جناب ایک سڑک ایک ملکہ یا ایک ہسپتال نہیں جناب والا ہم ایک صوبہ ہے ہم نے اس ملک کے لئے قربانی دی اپنے ملک کے لئے قربانی دی اپنے ملک کی قربانی دی پنجاب نے ملک کی قربانی نہیں دی جناب It is the part of British Rule سندھ میں بی بی کا حصہ تھا پختونخواہ صوبہ اور بلوچستان کے لوگوں نے قربانی دی اور ڈاکٹر خان صاحب کا حکومت تھا جب مسلم لیگ اقتدار پر آیا تو انہوں نے ڈاکٹر خان صاحب کے ساتھ کیا سب کے سامنے ہیں میں جمالی صاحب سے گزارش کروں گا کہ کچھ نہ کچھ وہ پنجاب کے بھائیوں سے یہ ضرور کہہ دیں کہ ہم چھوٹے ہی سہی پر انکے بھائی ہیں اپ مہربانی کر کے جب تک مکمل صوبائی خود مختاری نہیں دینگے یہ مسئلے کا حل نہیں نکلے گا ایک لکڑی اپ کو بہت مضبوط نظر آتا ہے جناب اسپیکر جب دیکھ اس میں لگتی ہے تو آپ کو اوپر سے نظر نہیں آئے گا وہ جس دن Collapse ہوگا اس دن اپ کو پتہ چلے گا کہ یہ اتنا موتا لکڑی گرا کیوں میں آخر میں ایک بار پھر جمال صاحب کو congratulate کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ میرے باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے آگے چلیں گے Thank Tou very much جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اسد اللہ بلوچ صاحب آپ میں سے کون بولنا چاہیں گے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: سید احسان شاہ صاحب

سید احسان شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم: شکر یہ جناب اسپیکر۔

سب سے پہلے تو میں میر جان محمد جمالی کو وزیر اعلیٰ بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جو گزشتہ ایک ماہ کے دوران صوبہ جس گوگو کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ آج اس عمل سے اس گیر یقینی صورت حال کا خاتمہ ہوا جب وزیر اعلیٰ نے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا اور وہ آج ایک مکمل وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اس ایوان میں بیٹھے ہیں جناب والا جہاں تک حکومت کو چلانے کی بات ہے جہاں تک حکومت میں شرکاء کو اعتماد میں لینے کی بات ہے۔ یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ میر جان جمالی میں یہ صلاحیت موجود ہے اس سے وہ قبل بھی مخلوط حکومتوں میں کام کر چکے ہیں ر سپورٹس منسٹر کی حیثیت سے

وزیر تو عظیم کی حیثیت سے اور مختلف وزار توں میں انہوں نے کام کیا ہے مجھے یاد ہے کہ ۹۰ء کی حکومت میں جب میر جان محمد جمالی جب وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تھے اور بعد میں سپورٹس منسٹر بنائے گئے اس وقت مخلوط حکومت میں جتنے یہی نہیں مل دوست تھے۔ جو رابطے تھے تو انہی کے ذریعے ہوتے تھے تو اس سلسلہ تجربے کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ آج وہ خود وزیر اعلیٰ ہیں تو یقیناً وہ بہتر طور پر حکومت کو چلانے کی پوزیشن میں ہیں۔ تو جناب والا اس سے قبل جو حکومت تھی ہم بھی اس کے حصے تھے ہم نہیں کہتے کہ اس حکومت نے عوامی مفادات کے کام نہیں کئے ہیں انہوں نے بھی عوامی مفادات کے کام کئے ہیں لیکن غلطیاں اور کوتاہیاں ہر حکومت سے ہوا کرتی ہیں۔ تاہم حکومت جو آج وجود میں آئی ہے یہ سو فی صد درست حکومت کہلائی جاسکتی ہے جب تک اس کے کارنامے سامنے نہ آئے اور اس کی کارکردگی سامنے نہ آئے گزشتہ حکومت جو تھا اس نے بھی اچھے اقدامات کئے۔ کئی جگہ منفی اقدامات کئے تو کئی جگہ اچھے اقدامات بھی کئے جیسا کہ جناب والا صوبے میں ملک میں مالی بحرانوں اس وقت کی صوبے ٹیم نے جتنے مالی اقدامات کئے اخراجات کو کم کرنے کے لئے اقدامات کئے۔ تو میں سمجھتا ہوں وہ صوبے کے مفاد کیلئے ہیں۔ اور میں یہی امید رکھتا ہوں جناب جمالی صاحب سچے جو مثبت چیزیں۔ جو مثبت چیزوں کی بنیادی اینٹ رکھدی ہے اس کو اسی طرح سے چلنے دیں اور جہاں تک ان چیزوں کو ٹھیک کرنے کا تعلق ہے ان کے لئے نئے سرے سے اقدامات کئے جائیں جناب والا دوستوں نے تمام پہلوں پر بات کی ہے معزز ساتھیوں نے کوئی ایسا نقطہ نہیں چھوڑا جس پر بحث نہ کی ہو اور خاص کر ہمارے ڈویژن کی جو بات سے مکران ڈویژن کی تو میرا مسلم بلیدی صاحب نے بری تفصیل کے ساتھ بہت مفصل انداز میں اس ڈویژن کے مسائل یہاں پر رکھ دئے ہیں مین دوبارہ ان باتوں کو رپیت نہیں کرنا چاہتا۔ میں جہاں تک اس ڈویژن کے مسائل کا تعلق ہے میں میرا مسلم بلیدی صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات کی میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں جہاں تک سیلاب زدگان کے لئے فنڈز کا تعلق تھا وہ مسلم بلیدی صاحب نے خاص طور پر پوائینٹ نوٹ کیا۔ میں اس کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جتنے فنڈز اس وقت سردار اختر مینگل صاحب بہیثت وزیر

اعلیٰ وہاں پر میا کئے اور جتنے پیسے وہاں کے لئے صدر پاکستان نے دئے اپنے دورے کے دوران اس کے بعد جو وزیر اعظم نے پانچ کروڑ روپے کا اعلان کیا ان تمام رقومات کا جائزہ لیا جائے کہ ایادہ کیسے خرچ ہوں کیونکہ اس وقت میں کابینہ میں تھا تو لوگوں نے اس وقت یہ الزام لگایا جب ہماری حکومت تھی تو کہا کہ وزراء اور ایم این اور یہ منتخب وزراء نے مل کر یہ پیسے ہزپ کئے ہوں لیکن اس وقت بھی اختر مینگل صاحب گواہ ہیں اس بات کے میں نے ان کی خدمت میں کئی مرتبہ گزارش کی کہ جناب اس کے لئے آپ تحقیقت کمپنی بنائیں۔ اور مجھے مثبت نمائندہ سے کے مجھے سک ہے پیسے خورد برد ہوئے ہیں۔ جتنے پیسے دئے گئے ہیں وہ پیسے صحیح طور پر خرچ نہیں ہوئے ہیں و میں آج اس فلور پر پھر گزارش کرتا ہوں کہ نئے وزیر اعلیٰ صاحب سیدہ مہربانی کر کے مکران کے لئے جتنے فنڈز میا کئے گئے تھے ان کی تحقیقات کی جائے اگر وہ پیسے خورد برد ہوئے ہیں اور جن اشخاص نے خورد برد کئے ہیں مہربانی کر کے ان کے خلاف سخت سخت سے کارائی کی جائے۔ اور انہی الفاظ کے ساتھ میں جناب والا اجازت چاہوں گا اور جہان تک گزشتہ دنوں جیسا وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا چند جن بنیادہ مٹاؤں کا ذکر کیا اور اس میں خاص طور پر انہی تعلیم کی بہتری کے لئے زیادہ زور دیا تعلیم بہتری کے لئے ہم سارے دوست اس پر متفق ہیں لیکن ابھی گزشتہ دنوں جو شروب میں اور لور الائی کے طالب علموں کے جو واقعات سے کانٹس لیا تو میں نہیں سمجھتا کہ ہم تعلیم کی پالیسی کو بہتر بنانے میں کامیاب ہوں گے سب سے پہلے ہمیں اس طرح کے واقعات کا سبب باب کرنا چاہئے ایک بار پھر میں جان جمالی کو وزیر اعلیٰ بننے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور خداوند سے دعا ہے کہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس نئے کولیشن حکومت کو صحیح طور پر چلانے کے لئے کام کریں

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل صاحب

سردار محمد اختر مینگل: شکر یہ جناب اسپیکر: سب سے پہلے تو میں میر جان جمالی اعتماد کا ووٹ لیتے ہوئے اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے مبارک باد پیش کرتا ہوں امید رکھتا

ہوں اس سے کہ بلوستان کے مفادات جس کا ہم میں سے ہر ایک نے اس فلور پر اور اس فلور سے باہر دعوے تو کرتے آئے ہیں مگر اس صوبے کے عوام کے لئے کیا ہے یہ اب تھیں شاید ہم نہ کہ پائیں مگر اس صوبے کے تاریخ دان اس صوبے کے تاریخ کو اپنے قلم سے ضرور لکھیں گے۔ جناب اسپیکر اس کے ساتھ ساتھ میں ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں جو دعائوں نے ہمارے دور حکومت میں ہمارے لئے کی تھی وہ دعا کرتا ہوں جب تک یہ اسمبلیاں رہیں گی یہ اسمبلیاں ہیں ان کے لئے ہم کرتے رہیں گے۔ مگر نہ جانے اس مسجد میں جہاں ان کی دعا قبول ہوئی ہے ہمارے دعا قبول ہوتی یا نہیں اس مسجد میں ہمیں اجازت دی جاتی ہے یا نہیں دی جاتی ہے بہر حال میدان ہیں سرکین ہیں ہم ان میدانوں اور سڑکوں میں ان کے مسائل لے دعا کرتے رہیں گے جناب اسپیکر میر جان نم جمالی صاحب نے تمام پولیٹیکل پارٹیوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کو اعتمام کا ووٹ دیا اور ووٹوں پہلے ان کو پکیٹ قائد ایوان چنا گیا میرے خیال میں یہ صرف کافی نہیں ہے۔ یہاں پر یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے کہ حکومتیں صرف پولیٹیکل پارٹیوں سے نہیں بنتی ہیں حکومتیں صرف پولیٹیکل پارٹیوں سے نہیں گرائی جاتی ہیں وہ فقرہ بھول گئے تھے میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ان قوتوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا ان کو جنہوں نے آج انہیں یہ بنایا میں امید کرتا ہوں شاید جو میرا گمان ہے جو میرا شک ہے وہ صحیح ثابت نہ ہو مگر جتنا بھی کہا جائے جب تک ان قوتوں کی ان کو پشت پناہی حاصل نہیں ہوگی شاید ان کے دن بھی ہم سے زیادہ نہیں بلکہ کم ہونگے۔ جناب اسپیکر جن پارلیسیوں کا قائد ایوان نے ذکر کیا اور آج اپنی تقریر میں گلی جامہ پہنانے کے لئے ایک وعدہ اور ایک پہنچنے کا قول کیا ہے امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے قول اور وعدے میں پورے اتریں گے جناب معذرت کے ساتھ میں کچھ وقت زیادہ لوں کیونکہ یہاں پر جو آج ذکر ہوا ہے آج کی حکومت اور گزشتہ حکومت کے سلسلے میں تو ممکن ہے اس مسئلے پر میں تاخیر زیادہ لوں جناب اسپیکر آج اس ایوان میں الزامات ان ساتھیوں کی طرف سے لگائے گئے ہیں کہ گزشتہ حکومت میں کرپشن تھی گزشتہ حکومتوں میں ترانسفر اور پوسٹنگ کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ حیرانگی کی بات ہے جناب اسپیکر آج ان ساتھیوں نے یہ بات کی۔

جناب اسپیکر حیرانگی کی تو بات ہے ساتھیوں نے اس بات کی نشان دہی کی کاش اس بات کی نشان دہی جب ہم اس طرف اٹھے تو کرتے۔ تو بات کچھ اور ہی ہے۔ ق شعر ایک یاد آیا جناب اس حوالے سے۔ ہم ہی ایک مورد الزام نہیں اپنی جانب بھی اشارہ کیجئے۔

بقول ہمارے قائد ایوان کے یہی لوگ جو موجودہ حکومت میں ہیں گزشتہ حکومت میں بھی یہی لوگ تھے سوائے چند ایک کے۔ اور وزیر اعلیٰ کی تبدیلی کے علاوہ اور آج بھی وہی لوگ ہوں گے اور دعا کریں گے کہ ہمارے دور حکومت میں جو کچھ انہوں نے جائز اور ناجائز جو انہوں نے کروانا تھا وہ ہمارے دور حکومت میں جو کچھ انہوں نے جائز اور ناجائز جو انہوں نے کروانا تھا وہ ہمارے نئے وزیر اعلیٰ سے وہ کام نہ کروائیں۔ برا مشکل لگتا ہے جناب اسپیکر۔ ایک مثال مجھے یاد آئی ایک کشتی تھی اس میں کافی مسافر سوار تھے اچانک کستی جو ہے طوفان میں پھنس گئی لوگ چیخنے لگے اور رونے لگے تو جو ملاح تھا اس کشتی کا اس نے مکاٹب ہو کر اس نے سٹیوں سے کہا دیکھیں جی طوفان آگیا ہے اب موت کے عاودہ کوئی راستے ہی نہیں ہے، مین نے جو اس کشتی کو سمجھا لیا ہوا ہے۔ مجھے اور کوئی راہ نظر ہی نہیں آتی تو آپ لوگوں نے کوئی گناہ وغیرہ کئے ہیں آج ہی موقع ہے اپ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں تو سب لوگ بولنے لگے کہ میں نے اتنے قتل کئے ہیں میں نے فلاں کو مارا ہے میں نے ایک دن میں چار چار قتل کئے ہیں کوئی ایسا شخص نہیں چاہس نے کسی نے گناہ کا اعتراف نہ کیا ہو تو ملاح نے کہا کہ اس گناہ میں مشکل ہے کہ ہم کنارے پر لگیں پھر بھی میری ان کے لئے دعا ہوگی مگر میں اپنے بے یو آئی کے ساتھیوں کو دوا دیتا ہوں کہ وہ جو کام ڈیڑھ سال میں کام نہ کر سکے انہوں نے دو دن میں کر دکھایا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے اتنی بڑی آہٹیں پڑھیں ہمارے کریم نو شیر وانی صاحب نے اتنی بڑی آہٹیں جو ان کو دو دن میں انہیں سکھائی مجھے تو دو سال میں انہوں نے بسم اللہ تک محدود رکھا اور آج تک میں بسم اللہ تک محدود ہوں یہ کریڈٹ بے یو آئی کے ساتھیوں کو جاتا ہے جناب اسپیکر میں تھوڑا اس حکومت کے بیک گراؤنڈ میں جاؤں گا میں یہ بھی جانتا ہوں کہ لوگ اس آخری دو منٹ کے لئے کتنے بے چین ہیں وہ اپنا شوق پورا کر لیں کیونکہ ڈیک جانے سے کوئی شوق کی دوا نہیں دے گا جناب پچھلے دور میں یہاں

تحریر چلی تھی عدم اعتماد کی اس وقت جان جمالی اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اس وقت میں وہاں لی  
 ٹھا ہوا تھا جس وقت اس تحریر کی واپسی ہوئی وہ میر جان جمالی نے قرار داد کے ذریعے اس  
 کو واپس کیا۔ اسی وقت میں نے آن دی فلور کہا تھا کہ یہ تحریر کیوں لائی گئی اور کیوں واپس لی گئی  
 یہ سوال بلوچستان کے لوگوں کے ذہن میں ہر وقت رہے گا جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اپنی  
 ساتھیوں نے سچ ثابت کر دیا کہ بلوچستان کے لوگوں کے سامنے اس سوال کو مزید دہرانے کی  
 ضرورت نہیں کیونکہ اب اس کا جواب موجودہ لسٹ اپ مل چکا ہے جناب اسپیکر و جوہات تو اس  
 کی کافی ہیں حکومت کے خاتمے کی میں مختصر عرض کروں گا اور ہمارے قائد ایوان کی تقریر میں  
 شع و شاعری کا بہت تذکرہ تھا تو میں اس تمام حالات کو مختصر ان شاعروں میں لپیٹتے ہوئے آپ کے  
 سامنے پیش کروں گا۔

دیکھا جو اس پر پیار کا کوئی اثر نہیں  
 لہجے میں تینوں کو ذرا گھولنا پڑا  
 مین خاموش کے خول سنتا رہا مگر  
 جب ظلم بڑھ گیا تو مجھے بولنا پڑا

تو یہی وجوہات تھیں اور جن کی بناء پر حکومتوں کا خاتمہ ہو جیسا کہ ہمارے معزز ممبر رحیم مندو  
 خیل صاحب نے کہا کہ کہیں یہ سازش وہیں سے تو نہیں ہوئی ہے بہر حال پیروں کے نشان مل  
 گئے ہیں اس پر ہمیں کم از کم پشیمانی نہیں۔ جناب اسپیکر بات یہاں پر آتی ہے کہ صوبے اس ملک  
 کے چار صوبے ہیں اور ایک ہے وفاق ہمارے ایک آئین ممبر نے کہا کہ وفاق مضبوط ہوگا تو  
 پنجاب کمزور ہوگا میں اس بات سے بالکل اتفاق کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں وفاق کا دوسرا پہلا  
 نام پنجاب ہے آج دن تک ان صوبوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا ہے سندھ نے اگر کسی مسئلے پر آواز  
 اٹھائی ہے پختونخواہ نے کسی مسئلے پر آواز اٹھائی ہے صوبہ بلوچستان نے کسی مسئلے پر آواز اٹھائی ہے  
 آج تک یہ آواز یا اس سلسلے ق جلتی آواز ہمیں پنجاب سے سنائی نہیں دی ہے۔ کیونکہ اس وفاق  
 کے پیچھے اس پنجاب کا ہاتھ ہے جو اپنے آپ کو وفاق کے اس خالی خول کے پیچھے چھپانا چاہتا ہے جو

ممکن نہیں ہے اتنا بڑا آبادی کا علاقہ اور صرف اسلام آباد کے پونٹھوہار یا مرگلہ کے چٹانوں کے پیچھے اپنے آپ کو چھپانا چاہتا ہے جو میرے خیلا میں ناممکن ہے آج تک یہاں پر جو صوبوں پر ظلم ہوئے ہی ان صوبوں پر ہوئے ہیں اگر پنجاب اس میں ملوث نہیں تھا تو فاق کا حصہ نہ تھا تو آج تک پنجاب نے کوئی آواز اٹھائی ہمیں کتا ہے کہ ہمارے بھنائی ہیں کسی حوالے سے ہم اس کے بھائی ہیں جب ہم پر فوج کشی کی جاتی ہے ہم نے بھائی کی طرف سے آنسو بہاتے ہوئے نہیں دیکھا جب ہمیں پانی میں ڈبو یا جا رہا ہے تو وہی بھائی جو ہے اس کے نقشے بنا رہا ہے۔ جب ہمیں قید کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ تو وہی پلاننگ اس بھائی کی طرف سے ہو رہی ہے۔ تو ہمارا وہ شک نہیں جس کو بلوچی میں کہتے ہیں وہ پلہ ہے کالا باگ ڈیم کا مسئلہ جناب اسپیکر جسکے سلسلے میں تینوں صوبوں میں تینوں صوبائی اسمبلیوں ریزولیشن پاس ہوئے ہیں لیکن آج تک پنجاب ہند ہے کہ نہیں کالا باغ ڈیم بنایا جائے پنجاب کی ضدیت پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے لیکن جس وقت کہا جاتا ہے کہ پنجاب کے ساتھ مرکز نہیں تو مرکز پنجاب کے اس دعوے کو پنجاب کے اس پلان کو کیوں ختم نہیں کرتا۔ آج تک جو یولی پنجاب سے یولی جا رہی ہے۔ وہ مرکز سے وفاق سے یولی جا رہی ہے ہم بے بس ہیں ہماری مجبوریاں ہیں چیختے ہیں روتے ہیں لیکن اس کا کتنا اثر وفاق پر ہوتا ہے تو اس کے لئے کم از کم یہ توقع ہے کہ پنجاب کا وہ طبقہ جو اپنے آپکو مظلوم کہتا ہے جب یا مظلوم کہتا ہے جب یا مظلوم کہلاتا ہے تو کم سے کم ان کی طرف سے یہ آواز اٹھے ہمارے آرنیبل ممبر نے کہا کہ یہ مسئلہ دو صوبوں کا ہے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ بقول جو میں سمجھ سکا کہ کچھ کینال کی صورت میں کچھ کینال ہم نکال سکتے ہیں جو کینالیں اپ نکالیں اس وقت اس کو اس چیز کی ضرورت ہے آپ کو کینالیں کیا۔ آپ کو ایسا ہی ڈیم شاید اچکھو بنا کر دے لیکن اس کا اختیار کس کے پاس ہو گا کل اس کینال میں آئے گا پانی و پانی کا اختیار کس کے پاس ہو گا کل اس کینال میں آئے گا پانی؟ پانی کا اختیار تو پھر بھی پنجاب کے پاس ہو گا اس گیٹ کی چابی تو اس بالا دست صوبے کے پاس ہو گی جس نے اپنے مفادات کی خاطر اس بڑی آبادی والے صوبے کو مجبور کیا کہ وہ الگ ہو جائے اس نے اپنے مفادات کی خاطر اس بطور ایک مسلمان ایک ایسی قتل و غارت شروع کی جو میرے خیلا میں ہندوستان کی

فوجوں نے نہیں کی ہوگا چاہتے ہیں جیسا کہ ہمارے پرنس موسیٰ جان نے کہا ہے ہم اس صوبے کے آج دن تک سمجھا سکتے تھے اگر ہم چاہتے کیونکہ ہم نے نہیں چاہا پہلے دن سے تو ہم اس حصے کا ہوارہ کیسے کرتے جو حصہ یہاں پر تقسیم ہے تو اگر اس کا حصہ کا ہوارہ اگر آبادی پر ہوتا تو ہنگال لے جاتا اگر قبے پر ہوتا تو بلوچستان لے جاتا تو اس کے لئے اور کوئی راہ ہی نہیں تھی کہ اس کو اس راہ پر اس ڈگر پر اور اس کو نے پر دھکیلا جائے اور انہوں نے وہ کر کے دکھایا جناب اسپیکر ہنگلہ دلش تو ہم سے چلا گیا۔ آج جب ہم کشمیر کو اپنے ساتھ ملانے کی جدوجہد کرتے ہیں عالمی اوروں میں یو این اور ریزولوشن پاس کرتے ہیں کہ کشمیر اس ملک کا حصہ ہے کہ اس کو خود مختاری جائے یا اس کو حق خود ارادیت دی جائے کیا اسی کچھ احکامات ہم ہنگال کے لئے نہیں کر سکتے تھے ہم نے نہیں کیا کیونکہ ہم نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کہ وہ اس کو پنجاب نے ضرورت کے بدلے بوجھ سمجھا اور اس کو علیحدہ کر دیا۔ جب تک ہمارے پاس ہمارے پاس صوبے کے مکمل اختیار نہ ہوں صوبوں کے پاس جن کا ذکر صرف آج میں اس فلور میں صرف نہیں کرتا ہوں اس طرف سے بھی ہم نے کیا اور ان فورموں پر بھی اس کا ہم نے ذکر کیا ہوا ہے اور آئیدہ کرتے رہیں گے وہ اختیار جب ہمارے اپنے ہاتھوں میں نہ ہو صرف یہ کہ دینا کا ۳۷۷ کا آئین اور صوبائی خود مختاری میں اضافہ کیا جائے گا۔ ہم اس بات کو قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں ایٹمی دھماکے کا جناب اسپیکر ذکر آیا ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ ایٹمی دھماکہ ہوا کچھ پارٹیوں نے اس کی مخالفت کی اور اب بھی کر رہے ہیں لیڈر آف دی ہاؤس کی حیثیت سے ہم نے اس کی مخالفت کی ہے اس کی بغیر کسی مقصد کے بننے کوئی مخالفت نہیں کی ہے یہ کیوں سوچا جاتا ہے کہ اس ملک کے ہمدرد صرف ایک ہی صوبہ ہے ہمیں اگر اس کے نفع میں شریک نہیں کیا جاتا ہے کم سے کم اس کی ہمدردی میں تو ہمیں شریک کیا جائے پہلے دن جب یہ دھماکہ ہوا ہم نے اس کی مخالفت کی بطور چیف منسٹر کیونکہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا ایک تو اس پر ہم نے اعتراض کیا دوسری بڑی بات جس پر ہم نے اعتراض کیا وہ ہمارا پارٹی جکا آئین ہے اور منشور ہے میرے خیال میں بلوچستان نیشنل پارٹی سے تعلق رکھنے والا حقیقتاً وہ آج دن تک اس بات پر اعتراض کرتا رہے گا کہ آئینی دھماکے کیوں

ہوئے۔ اسلام آباد کا واقعہ جناب اسپیکر میں آپ کو سناؤں میں بیٹھا ہوا تھا ایک صحافی میرے پاس آیا کہ جء آپ نے اس کی مخالفت کیوں کی ہے؟ ہم نے کہ وہی وجہ ہیں ایک یہ کہ ہمارے پارٹی کا آئین اور ۵ منشور ہے اور آج سے نہیں بلکہ پچیس سال سے ہمارے ہاں ہے۔ پارٹی کا آئین اور منشور ہے۔ اس کے علاوہ بطور چیف منسٹر ہم کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ تو کہتا ہے کہ منشور تو شاید مسلم لیگ کا بھی یہ ہو مگر اس وقت یہ ہماری ضرورت ہے بالکل یہ ضرورت تھی مگر ضرورت کا کام آپ اس وقت کرتے جس وقت آپ کی وہ پوزیشن واضح ہو جاتی اس وقت ہندوستان نے آپ کو اس Trop میں پھنسا دیا جس سے آپ کا نکلنا مشکل ہو گا ایک تو ہم دو سال سے چیختے چلاتے آرہے تھے کہ جی فنانشل پوزیشن ہماری ہی ہے ہمیں نہ کھانے کو ہمیں نہ پینے کے لئے ہے بری مشکل سے ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف میں قرضے دے رہی ہے۔ اور آج وہ دروازے ہی اپنے بند کر دئے ہیں کیونکہ ہندوستان نے اگر دھماکہ کیا ہے وہ پری پلان تھا اس کا اس نے پلاننگ کے تحت کیا ہے ہم جو ہیں جذبات میں آکر کیا ہے نہ جذبات کی اجازت اسلام میں ہے نہ جذبات سے فیصلے کرنے کی اجازت کوئی اور مزہب دیتا ہے جب ہم نے فیصلہ کر دیا اب ہم چیخ رہے ہیں پہلے تو ہم کہ رہے تھے کہ کشکول ہم نے تو ڈر دئے ہیں اب نوہت یہ ہے کہ کشکول تو اپنی جگہ ہم سروں پر برے بڑے ڈرم لے کر گھوم رہے ہیں کہ کوئی ہمیں امداد دے ہمارے اس ڈرم میں کوئی آنچار آنہ ڈال دے۔ کما کہ آپ کو ٹریپ کیا گیا تو وہ درخت پر چڑھ گیا یہ کمزور تھا بے چارہ چڑھ نہ سکا۔ اب جو یہ ہر کتیں کر رہا ہے ہند رہی وہی حرکتیں کرے۔ یہ اپنا سر کھجائے تو ہند رہی اپنا سر کھجائے حیران ہو گیا اس میں اس کی تمام روزی تھی اس کی جیب میں ایک استرا پڑا ہوا تھا اس نے استرا نکال کر اس ہند رو دکھایا ہند نے بھی ڈبے سے استرا نکال کر دکھایا۔ اس نے استرا کھولا تو ہند نے بھی استرا کھولا اس نے عقل مندی سے استرا اٹھا اپنے ناک پر چلایا۔ جب یہ دیکھ کر ہند نے استرا چلایا تو اس بے چارے کی ناک ہی کٹ گئی، میں نے بولا کہ تم لوگوں کے ساتھ ہندوستان نے بھی یہی کیا ہے جو آپ سمجھ نہ سکے بہر ہاں ہماری آپ لوگوں کے ساتھ ہمدردیاں رہی گئیں۔ وادار کے مسئلے کے سلسلے میں جو کہا گیا ہے کہ امریکن کمپنی کے ساتھ اس کا ایگریمنٹ ہوا ہے چند

ساتھیوں نے اس کے متعلق کہا ہے اس کی میں وضاحت کرتا چلوں کہ اس دوران اس وقت میرے پاس اس کی ذمہ داریاں تھیں جناب اسپیکر فورنامی ایک گورنمنٹ کی جانب سے یا بلوچستان کی طرف سے کوئی نہیں آئے گا بہر حال اچھا ہوا انہوں نے جب ایگریمنٹ کی کاپی آئی تو بلوچستان حکومت کو انہوں نے ایک گواہ کی حیثیت سے رکھا تھا جس میں بلوچستان حکومت کے کسی بیورو کریسی کے افسر کو اس کی اجازت دی۔ یہ ایگریمنٹ انہوں نے گود سائین کیا اور آج یہ بات ثابت ہو گئی اخباروں میں ہم سن رہے ہیں کہ ایک فراڈ کمپنی ہے امریکن کی اب اس تصدیق وہ خود کریں گے مجھے یہ کہا گیا کہ روزگار جو ہم دیں گے تین سے چار ہزار ماہی گیروں کو ہم روزگار دیں گے۔ ہمارا اعتراض یہ تھا کہ جب تین سے چار ہزار لوگوں کو آپ جروزگار دیں گے اس کے بدلہ میں آپ ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو آپ بے روزگار کریں گے کیونکہ جب سو فٹ کے ٹرالر اس علاقے میں آئے گا تو وہاں کے جو مقامی ماہی گیر ہیں تو اس کے لئے کچھ نہیں بچے گا تو مرے خیال میں یہ سودا تو بہت ہی مھکا ہے کہ چار ہزار لوگوں کے لئے ہم ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو بے روزگار کریں۔ اور اس میننگ کے جو اعتراضات ہم نے کئے ہیں وہ ہمارے دی اور لیٹر سے ظاہر ہیں ثابت ہے جس کا کوئی اہمیت ہی نہیں ہے فیصلے والے مالک ہیں انہوں نے گود اپنا فیصلہ کر لیا۔

موٹروے کا ذکر جناب اسپیکر ہمارے ساتھیوں نے کیا ہوا ہے جب موٹروے تو اس صوبے میں بنا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب موٹروے کی اینوگریشن ہو رہی تھی بطور چیف منسٹر میں نے اس میں شرکت کی یہ نہیں کہ ہم نے صرف اس میں شرکت کی اس کا مطلب یہ نہیں کہ تمام کے تمام فنڈز فیڈرل گورنمنٹ پنجاب میں استعمال کرے ہم نے اس وقت بھی ان سے بات کی کہ موٹوے کا دوسرا جو حصہ ہے آپ بلوچستان سے شروع کریں گواڈرے سے شروع کریں آپ اس کو رر تو ڈریو تک لے جائیں۔ مگر یہ ان کی ضرورت نہیں تھی ان کی ضرورت جو تھی وہ پوری کر لی۔ مرکز نے آج تک ہمیں کیا کچھ دیا میں اس کی گریوں میں نہیں جانا چاہوں گا ہاں یہ بات ضرور کہوں گا کہ اکثر الزام جو یہاں پر لگایا جاتا ہے جو کچھ آج تک اس اکاون اور بان سالوں میں یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کا الزام ہمیشہ نیشنلسٹ پارٹیوں پر آتا ہے ملک ٹو کمپنی جس کے ساتھ بورڈ آف

ایگریمنٹ کیا اس دن جب کمران سیلاب لیا میں کمران کے دورے پر تھا مجھے فون آیا کہ فی آئی یو کے چئیر مین ہمایوں اختر سے اگر آپ کو میں ملاقات کریں۔ تو میں نے کہا میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ میں دورے پر ہوں جیسے ہی میں فارگ ہوا آؤں گا تو کہا کہ ان کو جلدی ہے، میں نے کہا کہ میں اس دورے کے بعد کراچی جا رہا ہوں اگر کراچی وہ آنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی اور بات چیت ہوئی سب سے پہلے ہم نے ان کے سامنے دو مسائل رکھے تھے کہ اتنی بڑی آپ انوسٹمنٹ کرنا چاہتے ہیں اس صوبے میں مقامی ماہی گیروں کے جو راینٹس ہیں جو حقوق ہیں ان کا ہم تحفظ چاہتے ہیں دوسری بات کہ وہاں پر جو روزگار دیا جائے گا وہ بلوچستان کے مقامی لوگوں کو دیا جائے تیسری بات جو بلوچستان حکومت سے زمین لانا چاہتے ہیں پچاس ہزار ایکڑ کا ان کا مطالبہ تھا اس کے بدلے میں بلوچستان حکومت کا شیر ہونا چاہئے ایکویٹی فی کی بنیاد پر ہم آپ کو اس کی اجازت دیں گے انہوں نے کہا نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں ہم بالکل آپ کی باتوں میں آنے کے لئے تیار ہیں۔ فی آئی یو کے چیر میں سے کہا جب معاہدے پر اپ دستخط کریں گے اس میں بلوچستان کی نمائندگی ہون اچاہئے کیونکہ ہم اپنے نکات اس میں رکھنا چاہتے ہیں کوئی بھی اس میں بلوچستان کا نمائندہ ہو چاہے ہر وکریٹس ہو یا منتخب لوگ ہیں ان میں سے ہو کچھ دن ہوئے کہ معاہدے پر دستخط ہو گئے اس کی کاپی مین بھیجی تو ہم نے کہا ہم اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس پر باقاعدہ ڈی اولیئر بھیج لیا گیا۔ پھر میں اسلام آباد اس کرسمز کے دوران اسلام آباد میں تھا تو منسٹر فننس نے ہے تو میں نے کہا اس میننگ میں شرکت کرنے کے لئے نہیں آیا میں اپنے مسائل کے سلسلے میں آیا ہوں کہا کہ اپ کل تین بجے آئیں یہ ایگریمنٹ کرنا ہے میں نے بولانا ہم اس میں شریک ہوئے اور نہ اس کا حصہ نہیں گے۔ جب تک وہ چار نکات جو ہم نے پہلے اٹھائے تھے اس کی مین کلیئر نس نہیں مل جاتی تب تک اس کا الزام قوم پرست پارٹیوں پر آتا ہے ملک میں جمہوریت پر شب خون مارا جاتا ہے تو اس کا الزام بھی نیشنلسٹ پارٹیوں پر آتا ہے رات کی تاریکی میں کوئی کیا کچھ کر جاتا ہے اکا الزام بھی نیشنلسٹ پارٹیوں پر آتا ہے حقیقت میں اگر دیکھا جائے جناب اسپیکر تو اس ملک کو تباہی کے اس دہانے پر پہنچانے والے نیشنلسٹ نہیں وہ پولیٹیکل پارٹیاں

ہیں جو ملک گیر سطح پر پالیٹکس کرتی ہیں وہ پولیٹیکل پارٹیاں ہیں جو وفاق کے اپنے آپ کو علم بر اور کھلاتی ہیں آج تک ملک ٹوٹا ہے تو اس کے ذمہ دار وہی پارٹیاں ہیں جگہ دیش اگر الگ ہوا ہے اسکی ذمہ داری وہی ہیں ہاں اگر وہ محسوس نہ کرتے ہوں وہ دوسری بات مگر حقیقت میں اس کے تما کے ذمہ دار وہی ہیں آگے جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری بھی انہیں پولیٹیکل پارٹیوں پر ہوگی جو چاہتے ہیں کہ وفاق اسے بھی زیادہ مضبوط ہوں۔ ان پولیٹیکل پارٹیوں پر ہوگی جو چاہتے ہیں کہ وفاق اس سے بھی زیادہ مضبوط ہوں ان پولیٹیکل پارٹیوں پر آئیں گیں جو کہتے ہیں کہ پنجاب نے ہمارے ساتھ کچھ نہیں کیا ہم نے اپنے ساتھ کیا ہم نے اپنے ساتھ کیا ہے جو کچھ کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے ہماری اپنی غلطیاں اور خامیاں اپنی جگہ پر مگر جو کچھ ہوا ہے وہیں سے ہوا ہے۔ یہ ملک تو ٹوٹو وہن سے اس ملک میں مارشل لاء لگا اس کی ذمہ دار وہی پارٹیاں ہیں اس ملک میں جمہوریت پر شب کون مارا گیا اس کے ذمہ در بھی وہی ہیں آخر میں جناب اسپیکر کیونکہ آئیندہ کچھ اور ساتھ ہمارے بولنے والے ہیں اس شعر کے ساتھ۔

جن پتھروں کو ہم نے عطا کیں دھڑکنیں

ان کو زبان ملی تو ہم پر برسے کی تیاریاں کر رہے ہیں

شکریہ (تالیاں)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسد اللہ بلوچ

اسد اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر جناب

سر دار بہادر خان بنگلوی صاحب نے مبارک باد دی تھی اس کے بعد اور اس کے احترام میں ہمیں

کچھ بولنا نہیں تھا۔ لیکن دوستوں نے جب بولا ہم نے سنا ہم نے کچھ سیکھا۔ ہم بھی بولنا چاہتے ہیں

جناب اسپیکر اس ہاؤس میں جس کرسی پر جان بیٹھے ہوئے ہیں جو آج دوست ان کو مبارک باد دے

رہے ہیں اس سے پہلے بھی اس چیز پر بہت سے چہروں نے مبارک باد بھی حاصل کی تھی۔ مبارک

باد دینے والے وہ انسان تھے اسی ہاؤس کے ممبر تھے اور آج بھی ہیں اسی امید کے ساتھ کہ یہ ہماری

مبارک باد کہیں ناممیدی اور کہیں خاک میں نہیں ملے گا۔ لیکن بلوچستان کے عوام کے جذبات کو بھلا کر کب تک کیش کئے جاتے ہیں۔ اس پر کسی دوست کا محاورہ یاد آرہا ہے کہ ایک لیڈر تھا ایک سرمایہ دار لیڈر کہیں اپنے دوست کے پاس گیا اپنے ملک سے باہر روزانہ اپنے اس سرمایہ دار دوست کو اپنے بارے میں بتا رہا کہ میں نے اپنے عوام کے لئے یہ تیر مارا ہے میں نے اپنے مظلوم اور پسے ہوئے قوم کے لئے یہ کیا ہے اس سرمایہ دار دوست نے کہا جناب میں عوام کی عدالت میں جا کر آپ کے علاقے میں جا کر آپ کے گلی اور کوچوں میں جا کر پوچھوں گا تو بعد میں آپ کی اس بات کی تصدیق ہوگی جناب اسپیکر بلوچستان کے عوام اس امید پر تھے کہ ہمارے دوست جناب اختر جان مینگل گو اور کے ان گلیوں کے سامنے ان پسماندہ سماج پسے ہوئے لوگوں کے سامنے تالیاں جائیں گے اور اختر جان موٹروے کا افتتاح کریں گے لیکن یہ تالیاں انہوں نے اسی جگہ جائیں جو آج ان کو گالیاں دے رہے ہیں۔ میں کیا کموں لوگ بھی تھکے ہوئے ہیں زیادہ دوست کو کچھ نہیں کموں گا۔ لیکن بلوچستان کے حقوق کی خاطر بلوچستان نیشنل پارٹی کہیں بھی وہ سودبازی کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہم اپنے حدف اور منزل کو خوب جانتے ہیں کسی کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور جناب وزیر اعلیٰ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ میرانی ڈیم۔ سندک پراجیکٹ اور بلوچستان میں جو دس ہزار ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں انجینئر ز اور ڈاکٹر ان کے لئے اسی اسمبلی کے فلور پر کچھ اعلان ہوگا۔ ہم نے فی سبیل اللہ اس حکومت کا ساتھ نہیں دیا جو مایوسیوں ڈیڑھ سال کے دوران ہوئی تھیں اگر وہی پیٹرن اب بھی چلا ہم نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر بلوچستان کے حقوق کی بات کرنے والے تو بہت ہیں لیکن حقیقت کیا ہے وہ سب کے سامنے ہے میں زیادہ کچھ نہیں کموں گا کہ بلوچستان کے عوام نے کھویا ہے تو بہت پانے کے لئے پوری کائنات باقی ہے شکر یہ (ڈیک جائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اسمبلی کے اجلاسے متعلق سیکریٹری صاحب اور نر صاحب کا آرڈر پڑھ کر سنائیں۔

# ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Miangul Aurangzeb, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Saturday the 15th August, 1998, after the session is over

Dated Quetta, the 15th August, 1998,  
Miangul Aurangzeb Governor of Balochistan.

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اجلاس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔  
اجلاس کی کارروائی تین بج کر پینتیس منٹ پر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگی